

تَعْمَلَرِ حَيَاةٍ

کھننوں پر نہ فوٹو

تخلیقِ انسانی کا مقصد

حدیث میں ہے ”إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ خُلِقُوا لِكُمْ وَإِنَّكُمْ خُلُقْتُمْ لِلآخِرَةِ“، یعنی دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے، اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو، مطلب یہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹی بڑی، آسمان وزمین، چاند، سورج، وغیرہ سب انسان کو نفع پہچانے کے لئے پیدا کی گئی ہیں، اگر یہ نہ رہیں، تو انسان کا جینا مشکل ہو جائے، دشوار ہو جائے لیکن انسان نہ رہے تو ان مخلوقات پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے کہ وہ ان کے لئے پیدا ہی نہیں کیا گیا، وہ تو آخرت کے لئے حق تعالیٰ شانہ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، ارشاد باری ہے ”وَمَا خَلَقْتَ
الْحَسَنَ وَالْإِنْسَنَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ، مِنْ نَّحْنُ وَنَسْنُ كُو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔“

لفظات مولانا مفتی محمد حسن گنگوہی

Rs.10/-

۲۰۰۸ء۔ جنوری ۱۵ء۔

Postal Regd. No.LW/NP/63/2006to2008
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 45 Issue No. 05

Fortnightly

Tameer-e-Hayat

Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-422001

Ph. Off: 0522-2746466
Fax: 0522-2741834 - 2741231
E-mail: nadira@sancharnet.in

10 January. 2008

Mobile: 09415786548

Mohd. Alram
Jewellers

Near Odeon Cinema, Lucknow



قبا آنگ

مینو ٹکچر رس

ٹپریں آنگ۔ وندو آنگ = ڈوم آنگ
فکس آنگ۔ لان آنگ۔ ڈیموٹنٹ
سل کراسگ گوری بازار سرو جنی سگر کانپور روڈ لکھنؤ

Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

خوبصوردار عطر یات

روغنیات، عرقیات، کول پرفیوم، کار پرفیوم، روم فریشر،
فلور پرفیوم، رو ج گلاب، رو ج یکڑہ، عرق گلاب،
عرق یکڑہ، اگر عرق، ہربل پر وڈ کٹ

لی ایک ٹائل اٹارڈ دکان :

ایک مرتبہ تشریف لارکر خدمت کا موقع دین
تیار کردہ

اظہار سن پرفیو مرس

اکبری گیٹ چوک لکھنؤ

ماہنگ، C-5، جنپاٹ، اکٹھ، حضرت بخش

P IZHARSON PERFUMERS

H.O.: Akbari Gate, Chowk, Lucknow.
Tel: 0522-2252527 Mobile: +91-9415009192
Branch: C-5 Janpath Market, Hazratganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell 9415784932
E-mail: izharsongperfumers@yahoo.com

Editor: Shamsul Haq Nadwi Office. Ph: 2740406 Printed & Published by Athar Husain

On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph:0522-2614685

DESIGNED BY HAMID, DALIGANJ LUCKNOW. Mobile: 9415769282

محمد اکرم حسین

New
No: 2490196

Sana Jewellers

شنا جویلریز

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

۳۰۱/۱۷، سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔۳

Shop: 9415002532
2613736
3958875
اے چاندی کی دنیا میں ۵ سالہ دیرینہ کام

حاجی صفائی اللہ جویلریز

کور رجہاں کے سامنے ایں آباد لکھنؤ سیڈھیوں میں مسلم

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

اس شمارے میں

۱	اکبر الہ آبادی	شعرو ادب
۲	سن بھری کے نئے سال کا آغاز	محمد سرور کوئین ملک
۳	چشم کشا	اداریہ
۴	مسلمان قائدین کے کرنے کا کام	حضرت مولانا سید محمد رائع حسینی ندوی
۵	كتاب الهم	حضرت مولانا سید محمد رائع حسینی ندوی
۶	قرآن کریم کتاب الہی ہے	پروفیسر عطیہ خلیل عرب
۷	اعجاز قرآنی	دکتور عودہ ابو عودہ / محمد سمعان خلیفہ ندوی
۸	آیات قرآنی کے پذیر نوٹے	نقوش سیرت
۹	ذکر خلیل الدین شجاع الدین	سیرت بنوی ملک
۱۰	اصلاح معاشرہ	ڈاکٹر خلیل الدین شجاع الدین
۱۱	دین میں نئی بات	ڈاکٹر بارون رشید صدیقی
۱۲	فکرو نظر	زاد حسین ندوی
۱۳	اسلام اور عصر جدید کے تقاضے	ححالات حاضرہ
۱۴	جمهوریت کی بدلتی تصور	تجزیہ
۱۵	مغرب کی تصوف نوازی	سلمان نسیم ندوی
۱۶	شخصیت	تیری تی کوچانگہ لگ رپا ہوں میں
۱۷	محمد خالد ندوی نوازی پوری	حضرت قطب الیور کی عشری معنویت
۱۸	پروفیسر انیس چشتی	وفیات
۱۹	مولانا شاہ نثار الحق صاحب ندوی	بال عبدالحی حسین ندوی

تَعْمِيرِ حَيَاةٍ

جلد نمبر ۲۵
شمارہ نمبر ۲۵

۱۵/۲۰۰۸ء - ۱۵ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

زید سرپرستی

حضرت مولانا سید مسٹر راجح حسینی ندوی

(ناظِم ندوۃ احشیاء لکھنؤ)

پروفیسر صوی احمد صدیقی

(معتمدالندوۃ احشیاء لکھنؤ)

زید نگرانی

مولانا مسٹر حمزہ حسینی ندوی

(ناظرِ عام ندوۃ احشیاء لکھنؤ)

مدیر عام

مولانا شمس الحق ندوی

مولا نانڈر الحفیظ ندوی

نائب مدیر

محمود حسن حسینی ندوی

مجلس مشاورت

مولانا عبد اللہ حسینی ندوی

مولانا محمد خالد ندوی نوازی پوری

امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرعماون ۲۰۰۱ء

فی شمارہ ۱۰۰

ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے ۱۳۵۰ دلار

ڈاٹ سینکریتی جیات کے نام سے ہائی اور فن تعمیر جیات ندوۃ الحادماں کا حصہ کے پڑے پر روانہ کریں، چیک سے بھیجا جائے۔ والی رقم قابل قبول نہ ہوگی۔ اس میں ادارہ کا انتصان ہوتا ہے۔ برداہ کریں کا خیال رکھیں۔

ترسلیں زار و رخ و کارت کا پا

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406
مشموں ناگری رائے سے ادارہ کا متنقہ ہونا ضروری ہے

آپ کے نزدیک ای بہر کے پیسے اکالی تکریبے و نکالیں پکار رہا تو انہم نہ ہو جائے۔ جنما جلدی زرعت ان رسالہ کریں، اور

کی اولاد کی بیانیہ ای بہر کے پیسے اکالی تکریبے اگر سو ہیں باذن برہو ہے اپنے شرکے کو بہر کے ساتھ لے۔ (غمغیجات)

پر ٹوپیٹ امیر ہیں نے آزاد پر جنگ پر یہ ناظرِ آزاد، لکھنؤ سے طبع کر کے فن تعمیر جیات

محکم ساخت و تحریات ٹیکر مارک، بادشاہ باغ کا حصہ سے شائع ہے۔

(Hashmat Ali) Tameer-e-Hayat, Lko.

Ph: 2260433

جدید دلش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنٹ پیلس

میں آپ کا خیہ مقدم ہے

Gehna Palace

Whenever you see Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

Abdullah Malik (Managing Director)

S. Abdul Malik & Sons

Our World Famous Perfumes Exporters, Importers & Manufacturing Perfumes etc
Shamamatul Amber, Keora, Gulab, Ruh Khus, Ruh Gulab, Mohsin Shamama, Malik Shamama
253/28, Nadan Mahal Road, Nakkhas, Lucknow, U. P. (India)

Ph: 0522-2266824, 2252789, (O) 2240999

مفتاح سورہ کونیر علیہ السلام

اکبر اللہ آبادی

سن بھری کے نئے سال کا آغاز

شمس الحق ندوی

یہ ماہ حرم ۱۴۲۹ھ کا آغاز ہے، چودہ سو اٹھائیں سال پہلے پورا عالم ظلم و زیادتی، وحشت و بربریت کے گھنائوپ اندر ہوں میں اس طرح دُوبا ہوا تھا کہ جیسے جنگل میں رات ہو جائے، جوز و آوار تھے وہ اپنے راحت و آرام کے لیے کمزوروں پر ہر طرح تو جن آمیز اور جگہ سو سلوک کوں صرف درست سمجھتے تھے بلکہ اس میں ان کو لف و مزہ آتا تھا، آخری درجہ کی بات یعنی کہ اپنے لطف و مزہ کو بڑھانے کے لیے زندہ انسانوں کو جلا کر اس کی روشنی میں دعویٰ میں کی جاتی تھیں، ترپے اور چینے چلاتے انسانوں کی آواز میں ان کو وہ مزہ آتا تھا جو ناج گانوں میں آتا ہے، تفصیل کے لیے "نبی رحمت" اور "دینا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر" مؤلفہ مفتکر اسلام مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے مقدموں کو دیکھ لینا کافی ہے۔

کس کا دل گردہ تھا کہ اس اندر ہیں، طاقت و قوت کے اس نشہ میں جور و روم و ایران کی حکومتوں کو جو مست و پاگل ہائیں کے غول کی طرح جس کو چاہتے روند توجہ کرتے، روک لگانے اور اس ظلم و جور سے باز آنے کی آواز بلند کرتا، خود سحرائے عرب کا یہ عالم تھا کہ بے شارخ و ساخت خداوں کی پوچاپاٹ میں اس طرح لگے ہوئے تھے کہ اس دنیا کے بعد آنے والی دنیٰ اور دہاں پوری کائنات کے مالک و خالق کے سامنے پیشی اور حساب و کتاب کا قطعاً کوئی تصور نہ تھا، اس لیے یہاں بھی ہر طرح کے پاپ و گناہ کا بازار گرم تھا، بے حیائی و فحش کاری، اوث ماران کا شیوه ہب، چکا تھا، حدیہ کہ اپنی بھی اولاد کو، اپنے ہی جگر کر کنکڑوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔

آنہیں کے پورے عالم میں انسانیت و مقام انسانیت کا کہیں دور دور پتہ نہ تھا لیکن مولا نا عبد الماجد دریابادی کے الفاظ میں "تمدن سے کوئوں دور، تہذیب خلاصہ یہ کہ پورے عالم میں انسانیت و مقام انسانیت کا کہیں دور دور پتہ نہ تھا لیکن مولا نا عبد الماجد دریابادی کے الفاظ میں "تمدن سے کوئوں دور، تہذیب

کے بزرہ زاروں سے الگ، ایک دیران و بے رونق بستی میں، چچلاتی دھوپ والے آسمان کے نیچے، خنک اور پتھر لی زمین کے اوپر، ایک شریف لکن ان پڑھا در بے زرخاندان میں ایک بچے عالم آب و گل میں آنکھیں کھولتا ہے، (ذکر رسول)

جب ظلم و تم حد سے گزرے تشریف محمد لے آئے

دنیا کے اس بگڑے ہوئے ماحول میں جہاں انسانیت آگ میں چھلانگ لگانے کے لیے تیار کری تھی، حالت بیتی میں پروان چڑھنے والے، مال و ترے تھی دست، علم و آگئی سے خالی، جاہ و منصب سے کوئوں دور یتیم کو حکم ہوتا ہے کہ اپنے سر سے اشرف الخلوقات کا تاج اتنا بھیکنے اور اپنے مقام و منصب سے دور بہت دور پڑی ہوئی انسانی آبادی کو راست پر آجائے کی صدائکا، ان کو ان کا بھولا ہوا مقام یاد دلاؤ۔

دنیا کی کوئی عقل اس کو تسلیم کر سکتی تھی کہ اتنا کھن، دشوار بلکہ ناممکن کام انجام پاسکے گا۔

لیکن **هَلَّةُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَخْعُلُ رِسَالَتَهُ** اس عالم رنگ و بیکو و جو دہل لانے والے قادر مطلق ہی کو یہ علم ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے کس سے اور کس کس طرح کام لے سکتا ہے، اپنے مالک کا حکم پا کر آواز لگانے والے نے آواز لگائی مگر جواب میں انکار تھا، طنز و تریض، ہلہ بازی اور بھی نہ اق تھا، اور اس سے بھی آگے بڑھ کر ظلم و جور کے جو پہاڑ آواز لگانے والے پر اور جو کوئی اس آواز پر کان دھرتا، ستا اور ساتا اس پر توڑے گئے، وہ بھی تاریخ انسانی کی حیرت انگیز داستان ہے کہ سکون و چین کی طرف بلانے والے ہی کو مجروح گردانا گیا اور اس پر ظلم و تم کے وہ پہاڑ توڑے گئے کہ جس کوں اور پڑھ کر بڑے بڑے شیر دل انسانوں کے دل بھی دہل جائیں، مگر وہ جو سب کا مالک و خالق ہے، اس نے انسانی آبادی کو انسانیت کے ذھرے پر لگا کر اپنے قادر مطلق ہونے کا ایسا آئینہ سامنے کر دیا کہ اس کا انکار وہی کر سکتا ہے جس نے اپنی عقل و ہوش کی آنکھوں پر پی باندھ لی ہو۔

بدجح سرور کونین میں خامہ اٹھاتا ہوں
خیال کفر کی ظلمت پے اک بجلی گراتا ہوں
چراغ طورا میں کوہ معنی پے جلاتا ہوں
شب اوہام ہے شمع یقین محفل میں لاتا ہوں
البی شوخی برق بجلی دہ زبانم را
قوول خاطر موسی نگاہاں کن زبانم را

محمد پیشووا ورنہماۓ خلق و عالم ہیں، معظوم ہیں، مکرم ہیں
معزز ہیں، مقدس ہیں، مکرم ہیں، مخدوم ہیں، فخر آدم ہیں
فروع محفل ہستی ہیں، نور عرش اعظم ہیں
حیب حق ہیں، مదور ملک ہیں، فخر آدم ہیں
آنہیں کے رنگ سے رنگ گل ہستی کی زینت ہے
آنہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

آنہیں کی طبع کو وجود آگیا تھا ساز فطرت پر
آنہیں کا ناز غالب آگیا تھا ناز فطرت پر
وہی چشم خدا ہیں، محو تھی انداز فطرت پر

وقائع ان کے عزم و فکر کے سانچے میں ڈھلتے تھے
ذرائع غیب سے تکمیل مقعد کو نکلتے تھے

وہ آنکھیں مظہر انوار، راز بزم ہستی تھیں
ای محفل کی بخشش خلد کے پھولوں میں بستی تھیں
ای سرکار نے رتبہ بڑھایا طبع انساں کا
ای دربار نے پہنایا خلعت نور ایماں کا

☆☆☆☆☆

ساتھ نہ صرف باتی ہے بلکہ نظریات و مذاہب کے کچھ اور ستائے ہوؤں کو جب اس کی کوئی کرن دیکھنے کو مل جاتی ہے تو فوراً اس کی پناہ میں آجائے ہیں، دامنِ اسلام میں ان کو وہ سکون مل جاتا ہے جس سے تمام ترقیات کے باوجود دنیا کا دامن خالی ہے۔

تاریخِ اسلام میں ایسی بھی مثال موجود ہے کہ وہ مغل جو علاء الدین خوارزم شاہ کی ایک غلطی سے اپنے حصار سے نکلے تھے اور مسلم ہماراں کو زیرِ زبر کر کے رکھ دیا تھا، جس کی تفصیل لکھنے کے بعد پروفیسر آر نیلہ اسلام کی حقانیت اور اس کی قوت و طاقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”بآلا خراپی گذشتہ شان و شوکت کے خاکستہ سے اسلام اٹھا اور واعظین اسلام نے ان ہی وحشی مغلوں کو جنہوں نے مسلمانوں پر کوئی ظلم باقی نہ رکھا تھا مسلمان کر لیا۔“

ہدایت کی روشنی کا یہ مینار پورے چودہ سو اٹھائیں سال سے قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گا، اس پورے عرصہ میں اس تیم بے نواب اترنے والی رہنمای کتاب میں ایک نکتہ کی بھی کی زیادتی نہیں ہوئی اور نہ ہوگی، روشنی کا یہ مینار کھڑا کر دیا گیا کسی کو زور زبردستی سے نہ اس میں داخل کیا گیا ہے اور نہ اسکی تعلیم دی گئی، جب حق و باطل اچھی طرح کھل کر سامنے آگی تو تجھت تمام ہو گئی، کہہ دیا گیا ہلا اکراه فی الدین قد تبین الرشد من الغی) و دین میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت تو گمراہی سے صاف صاف کھل چکی ہے۔

سن ہجری کا آغاز اس سے ہوتا ہے کہ داعی اسلام کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے اس کو دیس نکلا دیا جاتا ہے وہ مدینہ پہنچتا ہے جہاں کے لوگ نبی کی نبوت ہاں اگر کوئی فرق تھا، کسی کو کسی پر فضیلت و شرف حاصل تھا تو اس بات پر کہ اعمال و کردار میں کون بڑا ہے۔ اور اسلام کی حقانیت کو قول کر چکے تھے، علامہ سید سلیمان ندوی کے الفاظ میں ”اسلام کا سافراپے گھر پہنچ کر اپنے عزیزوں اور دشمنوں میں شہر گیا، اب وہ قادر بن کر آگے چلا، عرب کے ریگستانوں سے نکل کر عراق کی نہروں اور شام کے گلستانوں میں پہنچا، پھر آگے گئے بڑھا اور ایران کے مرغزاروں اور مصر کی وادیوں میں آکر شہر ہوا، اس سے آگے بڑھا تو ایک طرف خراسان و ترکستان ہو کر ہندوستان کے پہاڑوں اور ساحلوں پر اس کا جلوہ نظر آیا اور دوسری طرف افریقہ کے ساحراوں کو طے کر کے اس کا نور بحرظلمات کے کنارے چکا۔“

نہایت بے کسی کے عالم میں اسلام کی صد الگانے والے نے کہا تھا ”ایک دن ایسا آئے گا کہ اسلام شہر و دیہات سب جگ پہنچ جائے گا۔“

آج ساری ممالکوں کے باوجود دنیا کا کونا ملک ہے جہاں ایک دوبارہ نہیں دن رات میں پانچ بار اللہ اکبر کے ساتھ اشہد ان محمد رسول اللہ کی آواز گوئی ہو اور جو کوئی دنیا کے مختلف ملکوں کے طلوع و غروب کے اوقات الگ ہیں اس لیے ایک ریاضی دال کے حساب کے مطابق کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں عالم کی فضائے بیضی میں یہ صدائے گونج رہی ہو۔

جب اسلام کی حقیقت اس طرح روشن و عیا ہے تو ایک مرد موسیٰ کو اپنے مقام کو پہنچانے، اس کا بھرم قائم رکھنے کے لیے کمرست ہوتا چاہیے، نہ یہ کہ دوسروں کا مقلد و دست نگر، شاعر اسلام علامہ اقبال کے ان اشعار کے ترجمہ پر بات ختم کرتا ہوں جس میں انہوں نے مسلمانوں کو ان کا مقام یاد دلایا ہے اور آج جب دنیا اپنی بیانی حضرت عمرؓ پر ایک گورنر کو پیدا ہیں پکھر قم بیجھتے ہیں اور قاصد سے کہتے ہیں کہ جو کچھ دیکھو آکر مجھے بتاؤ، قاصد گورنر کو امیر المؤمنین کا ہدیہ یہ پہنچاتا ہے،

ساری ترقیوں کے باوجود جاہی کی طرف جاہی ہے، مغرب سے مرغوب ہونے کے بجائے اپنا فرض ادا کر نکلی دعوت دی ہے۔

”اے مرد مسلمان! تو ناموس ازل کا امین و پاساں، اور خدا نے لمبیں کارازوں اے، تیرا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے، تیری امتحان مٹی سے ہے، لیکن تھی سے اس عالم کا وجود و بقا متعلق ہے، میثاق نیقین کے جام چڑھا اور ظلن و تمیں کی پستیوں سے بلند ہو جا، فریگ کی دلاؤری کی نہ داد ہے نہ فریاد، جس نے عتل دلوں کو مجبور ہلکا اور شکستہ ورجنور بنا دیا ہے، فریاد ان بازی گروں سے جو کبھی ناز و نماز سے پکڑتے، اور کبھی بیڑیوں میں جکڑتے ہیں، کبھی شیریں کا پارٹ ادا کرتے ہیں کبھی پروپری کا روپ پھرتے ہیں، دنیا ان کی تباہ کاریوں سے ویرانہ ہو گئی ہے، اے بانی حرم! اے معمار کعبہ! اور فرزند ابراہیم! ایک بار پھر دنیا کی تغیر کے لیے انہوں اور اپنی گھری نیندے پیدا رہو۔“

معمار حرم باز پر تغیر جہاں خیر
از خواب گراں خواب گراں خواب گراں خیر

کیا کوئی پڑھا کھا اور تاریخ انسانی پر نظر رکھنے والا شخص اس حقیقت کا انکار کر سکتا ہے کہ وہ آواز جسکوں کر لوگ بگڑے اور بچرے تھے جب ہوش و خرد کی آجیں مکملے لگیں تو وہی آواز جس کوں کر وہ بد کتے اور بجا گئے تھے مدد و مدد حرجت سے بھی زیادہ میشی اور بانسری کی آواز سے بھی زیادہ سریلی اور سر مست کر دینے والی آواز بن گئی اور وہ اس کے چشم و ابڑے کے اشارہ پر تن، من، وہیں سب کچھ پنجاہور کرنے کے لیے تیار ہو گئے، اور اس تیم بے نوا کی تعلیم و تربیت سے، اپنے اشرف الخلقوں ہونے کا ایسا بیویت پیش کیا کہ فرشتوں کو بھی ان پر مشک آنے کا تھی کہ کہنے والے نے یہاں تک کہہ دیا کہ۔

نہ کر تقدیم اے جریل میرے جذب و مسی کی تن آسان عزیزوں کو ذکر و تسبیح و طواف اولیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا مثالی اور لاثانی انسانی مجموعہ تیار کر دیا جس میں امیر و غریب حاکم و مکوم، کالے گورے، عالم و جاہل ہونے کی بنیاد پر کوئی فرق نہ رہا، جس کی پوری تصویر کشی مولانا حاجی نے ان دو شعروں میں کر دی ہے۔

لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا

ہاں اگر کوئی فرق تھا، کسی کو کسی پر فضیلت و شرف حاصل تھا تو اس بات پر کہ اعمال و کردار میں کون بڑا ہے۔ خلفاء راشدین کے ۳۶۱ سال دور نے اس کی بڑی مثالی اور زیالی تصویر پیش کی ہے جس کی بہلکی سے بھی جھلک دکھانا باعث طوالت ہو گا۔ اپنوں اور غیروں کبھی میں عدل فاروقی نہ صرف مشہور ہے بلکہ ہمارے ملک کے مہاتما، یعنی مہاتما گاندھی کی زبان سے اس طرح کے الفاظ نکلے کہ اگر صحیح معنوں میں ہم انسانیت کا در رکھتے ہیں تو حضرت عمر کا عدل و طرز حکومت اپنانا پڑے گا، وہ عمر فاروق کہ جن کے نام سے حکومتیں دل جاتی تھیں، ان کا مشہور واقعہ ہے کہ رعایا کا حال معلوم کرنے کے لیے رات کے گھٹ میں غربت و فاقہ کی ماری ایک خاتون چوہا جلاتی نظر آئی، اس کے گرد بچے بھوک سے رور ہے ہیں، مگر ہاتھی کسی طرح پک کر تیار ہیں ہوئی، اس خاتون سے نہ کنے کی وجہ پر چھتے ہیں تو جواب ملتا ہے، ہاتھی میں کوئی پکنے اور کھانے کی چیز نہیں ہے، یہ تو بچوں کو بہلانے کے لیے چھار کھنچی ہے کہ شاید انتظار کرتے کرتے سوچائیں، خلیفہ اور خاتون کا مکالہ طویل ہے مختصر یہ کہ فرائیت المال و اپس آتے ہیں، کھانے کا سامان بہ نفس نیس لے کر جاتے ہیں، ان خاتون کے حوالہ کرتے ہیں، آپ کے رفیق کہتے ہیں امیر المؤمنین چلے! اس اکسوں صدی کے فلاج انسانیت کے شور مچانے والوں کے سینوں میں اگر انسان کا دل ہو تو حضرت عمر کے ان الفاظ کو نہیں جوانہوں نے اس وقت رفیق کے جواب میں کہا تھا ”فرمایا نہیں جس بچوں کو ہم نے بھوک سے روٹے ہوئے دیکھا تھا وہ کھانا کھائیں ان کا پیٹ بھر جائے ان کو بہتا ہوادیکھلوں تو چلوں۔“

بیہی حضرت عمرؓ پر ایک گورنر کو پیدا ہیں پکھر قم بیجھتے ہیں اور قاصد سے کہتے ہیں کہ جو کچھ دیکھو آکر مجھے بتاؤ، قاصد گورنر کو امیر المؤمنین کا ہدیہ یہ پہنچاتا ہے، گورنر کو زر کی طرف زدی ہے، آپ میں اگر تاب برداشت ہو، اپنے دل پر قابو رکھ لکھیں اور آنکھوں سے آنسو نہ چھلک پڑیں تو گورنر کی اہلیت کے الفاظ نہیں دیکھ دی کی آڑ سے فرماتی ہیں، ہم بھی مستحق ہیں، گورنر افسوس کے لیے جواب دیتے ہیں، پہلے کیوں نہیں بتایا، اب تو سب تیم ہو چکا، یہ ہے بہت بہت اور دھن دلی کی تصویر اس کا یا پلٹ کی جو اس درستیم نے پیدا کر دی تھی۔

اکسی میں کیسے ایسا نہیں کہ جواب یقیناً نہیں ہو گا۔

اسکے خلاف ساریں کی جائیں؟

اسلام کی چودہ سو سال تاریخ میں ایسی ظاہریں بھی چین سے نہیں بیخیں لیکن اسلام ہے کہ ان سارے طوفانوں سے گزر کر اب بھی اپنے صحیح خدوخال کے

مسلمان قائدین کے کرنے کا کام

حضرت مولا ناسیم محمد راجح حنفی ندوی

اسلام و شہنوں کی گود کے پروردہ ہیں، یا پھر وہ اسلام
متال عناصر مثلاً مستشرقین یا مشن سے تعلق رکھنے
والوں کی تربیت اور ماحول کی وجہ سے مذہب کو تائپند
کرتے ہیں ایک مسلمان طالب علم کا ایسے ہی افراد
سے سابق پڑتا ہے اور وہ اپنی ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ
تعلیم کے دوران ایسے ہی افراد سے فائدہ اٹھاتا ہے
جس کے نتیجے میں اس کے ساتھ شکوہ و شہباد پیدا
کروئے جاتے ہیں۔

یہ استعاری طاقتیں یہودی زبانی اور یہمنی مشری
استعمال کرہے ہیں ہمارے مسلم اہل داش وہی
جنہب کی ساتھ مسلم معاشرہ کو اپنی عظم ڈگر سے ہٹانے،
دین کے چچے و فادر اسلامتہ نہیں مہیا کر سکتے تو اپنے
اسلامی شخص کی شکلوں کو بگاڑنے اور صحیح اسلامی
ذرائع مسلم معاشرہ کی صحیح تیر کے لیے کر سکتے ہیں
طالب علموں کے ذہنوں کو ہم ان اثرات سے پاک
خیالات کی جگہ اسلام مخالف تصورات و افکار کو جگہ
و صاف کرنے کی تدبیر اختیار کریں جو مغربی تعلیم کے
دینے کی تدبیر اور سازشوں سے کام لے رہی
لیے یہ کچھ مشکل باتیں کہ وہ معاشرہ کو متاثر کرنے
لیے یہ ذرا کم اور اثر ڈالنے والے یہ طریقہ استعمال
کے زمانہ اور اثر ڈالنے والے یہ طریقہ استعمال
کے حکمت و دانائی کے ساتھ معاشرہ
کامیاب بھی ہوئی ہیں، انہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ
خطہ کو محسوں کریں اور وہ گھر کی تعلیم سے اس کے
اس وقت امت مسلم کی بچکوں پر بکڑوں میں بٹ چکی
کو درپیش خطرات کا مقابلہ کریں، اور ان وسائل کے
رخ کو جزیب سے اسلامی معاشرہ کی تیری کی طرف
ہے، اور ان میں رقبات اور باہم تفرقہ اندازی نے گھر
موزوں میں لکھن ان وسائل کا کامل طور پر استعمال صرف
کیا ہے اس پر مستزاد یہ ہے کہ اس کے اندر مختلف
نماہب اور نظریات نے جنم لے لیا ہے، ان کی اس
اسلامی فکر کو بدلتے اور ان کو اپنے خالص عقائد سے
کتابیں تصنیف کریں جو انہیں اسلام مخالف عناصر
اوہ جہاں مسلم حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابوں کے بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
نظام میں جلد تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
کے بھی کتب خانے ایسی کتابوں اور لشکر پر سے مجرمے
کو مٹانے اور اس کو سخ کرنے کے موضوع سے متعلق
دانشوروں کی اسلامی موضوعات سے تعلق رکھنے والی
لہذا ان حالات کے پیش نظر مسلمانوں اور
سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ یورپ اور دیگر
کتابوں کے کتب خانے بلکہ بہت سے اسلامی طکوں
کے ممالک کے کتب خانے کو اپنے تعلیمی
تلقینیات و قسم کی ہیں ایک اسلام اور مسلمانوں کی مکمل
نظام میں جلد تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
اور دوسری قسم ان کی عربی سے کمزور واقفیت کی وجہ سے
نظام سے پاک و صاف کریں جو ہرگز ہمارے افکار
علمی تھنگی دور کرنے کے لیے ان مراجع سے علاوه اتنے
کتابوں کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح مختلف ترقی
میں تبدیلی روتا ہوئی، اس طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومتوں میں اس نظام کو بدلتا آسان
یافتہ زبانوں کے اندر راققوں اسلوب میں کتابوں کی
نہیں ہے تاہم اتنا ضرور ممکن ہے کہ اسکو
پہلوؤں سے ذمہ داری عائد ہوتی ہے ایک صالح
تصنیف کی بھی ضرورت ہے جن کے اندر اسلامی تاریخ
اور پاک و صاف تحقیق کو پیش کرنا، دوسرے فاسد
اوہ سلسلہ طریقہ پر پیش کیا جائے۔

علمی تحریرو و بحث اور ذہن سازی
ایک بات یہ سمجھنے کی ہے کہ اسلام و شمن عناصر
اور ان کے تربیت یافتہ شاگردوں کی جانب سے اسلام
کے شخص اور تاریخ کو داغدار کرنے کا معاملہ زیادہ
ضرورت ہے اس تمام اثر انگیزیوں میں سب سے زیادہ
خطرناک مغربی نظام تعلیم و تربیت ہے جس کے تحت
وقت کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ اسلامی
بیداری کی جو فضایاں اسلام کے مختلف طکلوں میں اس
ایک مسلمان طالب علم غیر مسلم معلوموں اور معلمات
وقت قائم ہوئی ہے اور اس کو استعاری طاقتیں
سے یا پھر ایسے مسلمانوں سے تعلیم حاصل کرتا ہے جو
اوہ اور ویاں کے عظیم ترین معلمین کو آزاد چھوڑ دیا جائے۔

اگر مغربی اور اسلامی زندگی کے ان پہلوؤں کو
اندر کرنے کا اہم ذریعہ ہے، جن کا تعلق ایک مسلمان
اسلامی اور مشرقی تہذیب کی ستری اور صاف تصویر
کو سخن کرنے کے پیش کرنے ہے اور مغربی ذہن کے
طالب علم کے معتقدات و مسلمات سے ہوتا ہے
و انشوران موضوعات میں زبان و ادب میں اپنی
فلکی پنچھی کے لیے تحقیق و تالیف اور کتابوں کی
مہارت سے کام لیتے ہیں پہلے تو ہمارے دانشور
اور علمی صلاحیت کے لوگوں کی ضرورت ہے اور اس کی
روشنی میں مناسب معاوا کرنے کی ضرورت ہے اس
کے وہ اسلامی موضوعات پر اس کے حقیقی مراجع سے
زیادہ توجہ کے سخت غیر اسلامی طکلوں میں آباد مسلمان
ہیں، ان اسلامی طکلوں کے لوگ بھی اس سے مستثنی نہیں
کہ وہ اسلامی موضوعات پر اس کے حقیقی مراجع سے
کے لیے سب سے زیادہ مناسب اور بہتر طریقہ یہ ہے
مواد اخذ کریں پھر وہ جس طرح چاہیں اس کو بدل
کر اور توڑ مروڑ کر اپنے نئے اسلوب و انداز میں
خوبصورت گٹ اپ اور عنوان کے ساتھ پیش کریں
تک وہاں کا نظام تعلیم ان کے اثرات اور خاریجوں
کا ایک جائزہ لیا جائے اور قابل گرفت چیزوں پر ان کی
گرفت کی جائے اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کی
جاۓ، اس سلسلے میں یہ بات جانے کی ہے کہ مغربی
دانشوروں کی اسلامی موضوعات سے تعلق رکھنے والی
اس بنا پر سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اگر ہم
سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اور جو کچھ وہ لکھ رہے ہیں اس
ہو سکتے جن میں اسلام مخالف سازش کے نتیجے میں ایسی
کتابوں کے ذہنوں کو ہم ان اثرات سے پاک
کر اور توڑ مروڑ کر اپنے نئے اسلوب و انداز میں
خوبصورت گٹ اپ اور عنوان کے ساتھ پیش کریں
تک وہاں کا نظام تعلیم ان کے اثرات اور خاریجوں
کے پڑھنے سے اسلام کی صحیح روح سے متاثر ہو، سب
سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ یورپ اور دیگر
لہذا ان حالات کے پیش نظر مسلمانوں اور
اسلامی حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تعلیمی
نظام میں جلد تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
کے بھی کتب خانے ایسی کتابوں اور لشکر پر سے مجرمے
اور دوسری قسم ان کی عربی سے کمزور واقفیت کی وجہ سے
کتابوں کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
نظام سے پاک و صاف کریں جو ہرگز ہمارے افکار
علمی تھنگی دور کرنے کے لیے ان مراجع سے علاوه اتنے
کتابوں کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چنانچہ اس کام ادا و دنوں طرح سے کرنے کی ضرورت
باریک بھی اور جزیرہ کاری کی ضرورت ہے، اس لیے
کتابوں سے غیر شعوری طور پر اس کے اسلامی افکار
بہت ہی موزوں اور مناسب ہو، اسی طرح ہمارے ہی گھر میں
غیر اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں اس کام کی ذمہ
حکومت کی بائگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے
موزوں میں تعلیمی اور اباداغی ذرائع اور علمی و صحفی
داری اسلامی قیادت اور ان افراد پر عائد ہوتی ہے
وسائل اور مغربی تمدن کی موجودہ ظاہری چمک و مک
جوانی کے مشکل مقامات کو نہ بخھنے کی وجہ سے ہے،
و عقائد سے میل نہیں کھاتا، ان امور میں بہت ہی
کتابیں بھی تبدیلی کریں اور جلد از جلد اس کو اس
چ

قرآن کریم کتاب الہی ہے

پروفیسر عطیہ خلیل عرب

شان خطاب صحیح بہاراں کی طرح روشن اور آب شیریں کے چشمے کی طرح رواں اور ہر اس شخص کے لیے آسان ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہو، ارشاد ہوا: (ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مذکور؟)۔

بانشہ ہم نے قرآن مجید کو نہایت آسان انداز میں نصیحت حاصل کرنے کے لیے نازل فرمایا ہے۔ تو کیا ہے کوئی اس سے نصیحت حاصل کرنے والا؟ (سورہ القمر: ۱۷ اتاً۝) دوسری آیت سورہ دخان میں ہے (فَانِما يَسْرُنَاهُ بِالسَّانِكِ لِعِلْمِ دُلْ، وَمَاغْ، عَقْلُ وَهَمَاعَتْ جِيَسِيْ اپَنِيْ هِيَ عَطَاکِيْ ہوئیْ یہ قرآن مجید کھلی ہوئی اور آسان کتاب کی یاد کروں) یہ قرآن مجید کھلی ہوئی اور آسان کتاب کی یاد کروں کو تخطاب فرماتے ہوئے ان سے ان مصالحتوں سے کام لیتے کی بہادیت فرماتا ہے، اس لیے کہ وہ ہم اور آسان کتاب ہے، کھلی سے مراد واضح اور صاف ہے اپنی دی ہوئی ہر نعمت اور صلاحیت کے بارے میں فلسفیوں کی ان کتابوں کی طرح نہیں جو پہلی بارے میں بات کرتی ہیں بلکہ فلسفی خودا پے فلسفی ہی کی تجھیں کان عنہ مستولاً)۔

قرآن مجید انسان کے شعور و احساس کو جگاتا، اور عقل کو روشن کرتا اور بصیرت کو منور کرتا، اور وجہ ان کو لذت فکر عطا کرتے ہوئے سب سے پہلے دل کو بہار کر دیتا ہے، اس ای تحریر قرآن سے فیض پانے والے کے دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے، پھر کچھ اس موثر انداز سے قرآن اس کی قوت کیجاگے، لیکن یہ کوئی کلینیں، فلاسفہ اسلام اس کی مثالیں ہیں۔

قرآن کریم کھلی کتاب ہے، وہ نہ تو اشارات و کتابیات میں بات کرتا ہے، نہ اصل مطلب و معنی پر مختلف معانی کی غافل چڑھا کر اپنا مقصود سمجھنا مشکل ہاتا ہے، نہ قلیخات انداز میں پہلیوں کی زبان کو بیبار کرتا اور نہایت لکش انداز بیان اختیار فرماتا ہے، لیکن ہر بشر کو اس کی عظمت کا دردراک نہیں ہو سکتا، پھر بھی اس قدر باافت و فصاحت کے باوجود اس کی ہیں جو اہل علم ہوں۔

سورہ الحجۃ، آیت: ۲۳ میں ارشاد نبی موسیٰ ملکہ تو بلندی سے آواز دے کر ان کی عقل و خود بناتا ہے، نہ قلیخات انداز میں پہلیوں کی زبان استعمال کرتا ہے، بلکہ اس کے برعکس قرآن کا دعویٰ چاہا ہے، لیکن ہر بشر کو اس کی عظمت کا دردراک نہیں ہو سکتا، یہ مثالیں ہم لوگوں کے ہے کہ (ولقد یسرنا القرآن للذکر، فهل من یہ دیا کرتے ہیں لیکن ان کا مطلب وہی لوگ جانتے ہیں جو اہل علم ہوں)۔

قرآن مجید پر غور کیجئے تو کہیں بھی ذہکی چیزیں ہوئے بھلائی اور نیکی کا راستہ دکھاتی ہے، اسلامی اور حساب کے دن یا جزا و مزا پر یقین نہیں رکھتے شریعت و احکام کی اصل بنیادی کتاب ہے۔

فَإِنْ هِيَ إِلَّا حِيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِأَنْتِمْ يَا أَيُّهُمْ مِّنْ عَقِيدَةٍ

لوگ بھکتے ہوں جو دیگر انسانوں سے اپنے آپ کو میز و ممتاز جانتے ہیں، کویا انہیں کے لیے تالے اب جو بھی یہ چاہتا ہو کہ وہ توحید کا کھرا، صاف بمعنوں (الانعام: ۲۹) اور انہیں لوگوں میں بعض وجود ذات باری تعالیٰ کو توانستے تھے لیکن کسی نبی یا پاک عقیدہ اختیار کرے، ایسا جس میں شرک و بدعت کھلیں گے، اور صرف وہی فہم و ادراک کے مالک کی آمیزش نہ ہو، وہ شفاف عقیدہ جو بے جان یا رسول کی ضرورت نہیں محسوس کرتے تھے (وَقَالُوا
بِإِنَّمَا يَشَاءُ اللَّهُ عَلَىٰ بِشَرِّ مَنْ شَاءَ) اللہ نے کسی بشر کی مزورت پر میں نہیں، یعنی جمل اور خفی، ظاہری خیال ہے وہ حقیقت پر میں نہیں، یعنی جمل اور خفی، ظاہری اور باطنی معانی، البتہ یہ ضرور ہے کہ جس کو بھی قرآنی ہو، جو ایک ہی وقت میں انسان کی عقل اور دل کو آواز دیتا ہو اور ان پر حاوی ہو سکتا ہو، تو اس کو چاہئے کہ وہ اہل علم تھا (لو شاءَ اللَّهُ لَا تَنْزَلُ السَّلَادَةَ كَمَّا كَمَّا كَمَّا)، اگر اللہ تعالیٰ میں وہ اذاد چاہتا تو فرشتے نازل کر دیتا، ان میں سے بعض صرف قرآن مجید کی طرف طلب صادق کے ساتھ رجوع خاتم الانبیاء والمرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت لاتعلموں (آگر تم خوب نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر یعنی کرو، ہمیں قرآن کریم کا علم رکھنے یا جانتے والوں سے پوچھ لیا دلائل و برائیں نہیں رکھتا جو طالبان حق کو مطمئن کر دیں مرسلا ہے) (سورہ رعد: ۴۳) کا فرمکا کرتے تھے کہ اور باطل کی جڑ کاٹ دیں، یہ بات اس حقیقت کبیری کرو، ہمیں قرآن مجید کا حکم ہے، اگرچہ علامہ محمد شاکر اور علامہ ابن حجر طبری نے اس پر روشنی ڈالی ہے اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے تو اپنی عظیم کتاب اس کے خلاف ہے جس کا قرآن مجید بہ باگ دل اعلان کرتا، اور دلائل ہی سے مخالفین کو ہکت دے لمحون (الحجر: ۶) وہ کہتے تھے وہ کہ جن پر قرآن اشارا گیا ہے، تم تو (أَنْوَذْ بِاللَّهِ) دیوانے ہو۔

وَشَانَ كَيْمَنْ مِنْ يَكْوَنْ حِيرَتَ اَنْجِيزَ بَاتَنْ نَهِيْسْ، بَلْ يَبَاطِلْ پِرْ سَدَسْ اَنْ كَاتُوْزَ كَيْمَا ہے۔

یہ کتاب دس جلدوں میں ہے جس پر ڈاکٹر اس کی حقانیت کا کھلاشتہ ہے، قرآن پاک کا مطالعہ کرنے والا خوب جانتا ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں سے اس معرکہ آرائی پر ان کی فضیحت کرے اور ان کے بے بنیاد ٹکوک و شبہات کی اپنی روشن دلیلوں سے تردید یعنی وہ لوگ جو صرف زمانے پر یقین رکھتے تھے بلکہ فرماتے ہوئے جو سائل خواہ خواہ ان دہریوں نے اس اعتبار سے کافر بھی کہ خالق کون و مکاں، باری کھڑے کر دیئے تھے ان کا ازالہ فیصلہ کرن انداز تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں، قرآن کریم نے ان میں فرمادے، اور اپنی علمی و عقلی دلائل سے ان کو اسی مثالیں۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ سب لوگ قرآن نہیں کی صلاحیت نہیں رکھتے، بلکہ ہر شخص اپنے علم و فکر اور ظرف و عقل نیز وقت اور اہل کے مطابق ہی استفادہ کر سکتا ہے (فَسَالَتْ اُوْدِيَةَ بَعْدَهَا) (رعد: ۱۷)

فَرَأَهُمْ كَمَلَ طُورَ پُرْ دِينِيْ کتاب ہے، یہ اسلام کی عمارت کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ جگہ جگہ ان کا ذکر فرمایا ہے: ٹکت دے کہ وہ پھر بھی سرہن اٹھائیں۔

بَاشِرْ قَرَآن حِكْمَتْ عَلَیْ وَجْهِ بَارِيَ تعالیٰ پر یقین کا بنیادی ستون ہے، صرف اسی کتاب میں ہم پیدا شدیں ہیں (فَإِنْ هِيَ إِلَّا حِيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِأَنْتِمْ يَا أَيُّهُمْ مِّنْ عَقِيدَةٍ) (الحجۃ: ۲۱)

وَمَا يَهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ (الحجۃ: ۲۱) سے موت اور پھر موت کے بعد آخرت تک زندگی کے مرحل اور حقائق کا علم حاصل کر سکتے ہیں، اسی میں ہماری دنیا کی زندگی ایسی زندگی ہے، جہاں عقیدہ ملتا ہے اور صرف اسی کتاب سے عبادات اخذ کی ہم مریس کے اور زندہ ہوں گے، زمانہ ہمیں ہلاک جاتی ہیں، ہمیں کتاب میں اخلاق حسن کی تربیت دیتی ہے، اور ہر برائی سے اجتناب کا جذبہ پیدا کرتے پائے جاتے ہیں، بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آخرت ہم خلق و امن غیر شئی، ام

کلمات قرآنی کے اعجاز کے نمونے: ایک لغوی جائزہ

(ذلکم فذوقوه)

وَكُتُورِ عُودَةِ الْبَعُودَةِ

قرآن کریم نے کلمات کا جوانوکھا استعمال کیا ہے العذاب الغلیظ (خت تین عذاب) عذاب اور ان کو جو حرمت ایکیز معنی پہنچانا ہے، اسی کی ایک بحکم الحرمیق (جلتی ہوئی آگ کا عذاب) عذاب فذوقوا العذاب بما کستم تکفرون (آل عمران: ۱۰۶) "جس دن بہت سے پھر رہوں ہوں گے اور بہت سے سیاہ، تو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے اللہ فرمائے گا) کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو (اب) اس کفر کے بدے عذاب (کے ہرے) چکو۔ اسی طرح فذوقوا بما نسبتم لقاء یومکم هندا ان سیاساکم و ذوقوا عذاب الخلد بما کستم تعملون (السحدہ: ۱۴) "سو (اب آگ کے لفظ (ذوق) کے معنی یہ ہیں: کسی عمدہ اور شیریں شے کو پھکنا، لذیذ اور مزیدار کھانوں کے لئے اور خوش گوار انسانیت کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے، وہ ہرگز خوش ذاتیہ مشروب کے گھونٹ اپنے منہ میں رکھنا، لیکن قرآن کریم اس لفظ کو اس معنی کے لیے استعمال نہیں کرتا، اس کے یہاں اس کا استعمال تو یکسر جداگانہ ہے، تریٹھ (۲۳) بار تقریباً یہ لفظ قرآن میں آیا ہے ہے جس کے جھوکے چلا کر اس سے وہ تہمیں لفظ انہوں کر رہا ہے، غور کر کچھ آیت کریمہ پر ہو ادا الذفایہ الناس الائم" (در دن اک عذاب) الباس الشدید (خت آفت) الموت (موت) الحبیم (گرم کھولنے پانی) آیاتنا (یونس: ۲۱) "اور جب ہم لوگوں کو تکلیف الغساق (پیپ) عذاب الخلد (ہمہ بہیش کا عذاب) عذاب النار (جہنم کا عذاب) عذاب السعیر (دھکتی ہوئی آگ کا عذاب) عذاب الشدید (عذاب شدید) عذاب الکبر (بہت بڑا عذاب) العذاب الأدنی (و نیا میں آنے والا عذاب) کفور (الشوری: ۴۸) "اور جب تم انسان کو اپنی اشارہ ان کفار کی جانب ہے جنہیں بدر کے دن رسولی کا منہد یکھن پڑا، آیت کو دیکھئے، اس میں باغتہ کا ایک اسلوب، "اسلوب الففات" ہے، جس میں ہوتا ہے

اوہ سبق دینے والی ہیں، ہر اس بندے کے لیے المخالفون (ام حلقوا السماوات والارض بل لا جو (حق کی طرف) رجوع کرنے والا ہو۔ عقیدہ توحید باری تعالیٰ اسی طرح قرآن مجید نے توحید کو اکل کے یوفتوں (سورہ طور: ۳۵) کیا کی خالق کے بغیر خود بخود پیدا ہو گئے؟ یادو خدا پے خالق ہیں؟ یا یہ آسمان و زمین ان کی تخلیق ہے؟ (نبی) اصل بات یہ ہے کہ یہ حقیقی نہیں رکھتے۔ ہاں فی حلقت السماوات والارض واحلاف اللیل والنهار لایات لا ولی الالباب (آل عمران: ۱۹۰) باشہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور روز دن کے باری باری آئنے جانے میں ہو شمندو عتل مندوگوں کے لیے بہت سی شناختیاں ہیں۔ (افلم بنظر و الى السماء فوفهم كيف يبتهاها وزتهاها و ملها من فروج، والارض مددتهاها والقبنابها و رأسى و ايتها فيها من كل زوج بیچ، تبصرة و ذكری لکل عبدعنیب (ق: ۶-۷) یہاں تو حیدربانی اور روز میں کوکس نے پیدا کیا اچھا، تو کی کبھی انہوں نے آسمان نہیں دیکھا (کیے ان کے سروں پر سایہ کی طرح) ہم نے سوچنے اور جاندے کوکس نے ستر کیا؟ تو یقیناً وہ ضرور سیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک واحد، یکتا کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ نے انبیاء کرام کو مبعوث کیا اور ان پر اپنی خاص کتابیں نازل فرمائیں۔ اور خلائق کے قائل تھے، بلکہ اس کا مکمل کراقرار بھی اوریگان ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور جب تک لوگ اس حقیقت کا اقرار کرتے رہیں گے کہ ان کا رابطہ سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کوکس نے پیدا کیا ہے؟ سورج اور چاند کوکس نے ستر کیا؟ تو یقیناً وہ ضرور سیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ سوچنے یوس میں فرمایا: (فقل من يرزقكم من السماء والارض، امن بملكه اس کو بنایا اور (چاند تاروں سے) آرامست کیا ہے، اس سیکھیں کوئی سورج نہیں ہے، اور ہم نے زمین کو فرشتے ہیں کہ اس کی سمع و البصر، ومن بخرج الحی من المبت عبادت کے لائق ہے اور اس کے ساتھ کسی شخص یا کسی شی کو شریک نہ تھہرایا جائے۔ یہاں تو کاریاں (آگاؤں) اس شان سے زمین کو روشن بخشی (ہماری اس جمال آرائی میں) جو آنکھیں کھولنے اور زمین سے روزی طبقی ہے تو یہ کس کی دی دی ہوئی ہے؟

ان سے دریافت تو کچھ کہ یہ جو تم کو آسمان پر جعل، ترکاریاں (آگاؤں) اس شان سے زمین کو روشن بخشی (ہماری اس جمال آرائی میں) جو آنکھیں کھولنے اور زمین سے روزی طبقی ہے تو یہ کس کی دی دی ہوئی ہے؟

پروگرام "سہ دوزہ فکری و تربیتی کیمپ" زیر اہتمام: شعبہ دعوت و ارشاد، ندوۃ العلماء، لکھنؤ
ہب قائم مولانا نصیم اللہ ندوی ہاں (زیر کتاب خان علامہ شمسی نعمانی)
تاریخ: ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴ جنوری ۲۰۰۸ء۔ بروز: سر شنبہ، چہارشنبہ، پنجشنبہ
ہندوستان میں بھوتی خود کو پیدا کرنے سے آگاہ کرنے، مسابیب ڈوٹ سے حوار فراہم کرنے اور اس کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کرنے کے لئے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں قائم شعبہ دعوت و ارشاد کے تحت ہر سال ایکرہ تین ڈیاں پیکے محتفلیا جاتا ہے، جس میں پورے ہندوستان کے نمائے (داروں کے فضلا، مبلغین اور عامة) بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں، اس موقع پر ہندوستان کے قصور علماء اور دو ائمیں کے حاضر اور تقریبی ہوتی ہیں، مسابیب کا العقد، ۳۱، ۳۰، ۲۹ جنوری ۲۰۰۸ء۔ بروز: سر شنبہ، چہارشنبہ، پنجشنبہ

تغیر حیات، ۲۵ نومبر ۲۰۰۸ء

دھن دھن میں بھوتی خود کو پیدا کرنے سے آگاہ کرنے، مسابیب ڈوٹ سے حوار فراہم کرنے اور اس کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کرنے کے لئے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں قائم شعبہ دعوت و ارشاد کے تحت ہر سال ایکرہ تین ڈیاں پیکے محتفلیا جاتا ہے، جس میں پورے ہندوستان کے نمائے (داروں کے فضلا، مبلغین اور عامة) بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں، اس موقع پر ہندوستان کے قصور علماء اور دو ائمیں کے حاضر اور تقریبی ہوتی ہیں، مسابیب کا العقد، ۳۱، ۳۰، ۲۹ جنوری ۲۰۰۸ء۔ بروز: سر شنبہ، چہارشنبہ، پنجشنبہ

اللہ کی خوشنودی کی راہ دکھائی، جنگ و جدال کو محبت
و اخوت میں تبدیل کر دیا اور ساری انسانیت کو جنم کا
ایندھن بننے کی بجائے جنت کا راستہ دکھایا۔

سیرت نبی ﷺ میں رحمت کی جھلکیاں

مکری و مجرتی

(الف) فتن فاقع سے ممانعت (سیرت کے موضوع پر عالمی تحریری مقابلہ میں اول انعام یافتہ موالا فضل جھلکی ندوی کے مقالہ کی روشنی میں)

معاشرہ کے لیے آپ ﷺ رحمت ثابت ہوئے، پڑوی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دے کر

ڈاکٹر غلیل الدین شجاع الدین

دنیا کے ہر پڑوی کے لیے آپ رحمت ثابت ہوئے،

ایک انسان دوسرا انسان کا احترام کرتے ہوئے کسی کو تاخت قتل نہ کرے، کسی کے قتل تاخت کو پوری

انسانیت کا قتل اور کسی معصوم کو بچانے پر ساری کسی بھاگنے والے کا چیچھانہ کیا جائے، جو اپنے گھر کا

دروازہ بند کر لے وہ امان میں ہے، اور پھر اہل مکہ کو گندگی پھیلا رہے ہیں، لیکن نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں چند لوٹے پانی بہا کر ان کے ساتھ درگزر کرنے

عام معافی دے دی گئی۔

آج کے دور میں اسی مثال دیکھنا تو بہت دور کا حکم دے رہے ہیں، اسی طرح مسجد نبوی میں ایک

کی بات، سننا بھی مشکل ہے، بے شک اس طرح کی بدھ کے پیشab کرنے کا واقعہ بھی موجود ہے، جس

ہدایات اور عملی نمونہ صرف ایک نبی رحمت اور رسول پر حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: "انما بعض

رحمت ﷺ کی حیات طیبہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ میسرین ولم تعشوامعسرین"

یعنی تم آسانی اور رحمت بنا کر بھیج گے ہو، قیدیوں، مکثیوں و بیماروں کے لیے رحمت سخت اور ظالم بنا کر دیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (ف) کو العانی واطعموا الحاجع و عودوا المریض)

یعنی قیدیوں (ایروں) کو رہائی دو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیماروں کی خبر گیری کرو۔

ایک ملک کے لیے رحمت بنا کر دیجیے گے، بلکہ قیدیوں کے لیے دھمت:

آپ ﷺ قیدیوں کے لیے رحمت ثابت ہوئے، آپ نے زنا کے ہر فرد کے لیے رحمت ثابت ہوئے، آپ نے زنا

کی ختنی سے ممانعت کی اور اللہ کا یہ حکم ہے: (و ما رسالتک الارحمة للغلظين) (سورہ زمانتے کا اپنا ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

الانبیاء، آیت: ۱۰۷)۔

آنصاری صحابہ تھیں روتی کھلاتے تھے اور خود بھجوں پر آپ جب تشریف لائے تو تمام قبائلی عصیت

اور ان کی رہا برس کی دشمنی کو ختم کر کے تحد کر دیا، کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت سی رہی راہ

ہے۔ (سورہ نبی اسرائیل، آیت: ۳۲)

نیا سال مبارک ہو

چراغ راہ

اللہ علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کیم محmm الخرما۹۲۹ھ کے مبارک موقع پر آپ کو اور ملت مسلمت محمد علی صاحبہ الصلوٰۃ واللہ علی

نیا سال مبارک ہو

ہے کہ خطاب اگر ایک وقت نہیں بدلتے تو آتی ہے، کبھی باہم سے حاضر، کبھی حاضر سے غائب، مثلاً کسی دوست سے آپ بخوبی ہوئے: "تم ایسے ہو دیے ہو، تم نے فلاں کام کیا، لیکن اچاک سلوب کام بدلتے تو آپ بخوبی کہتے ہیں: "مری بات اسے اچھی نہیں لگی اور نہیں اس داشتہ اداہ ہوئی" دونوں جملوں سے مراد خطاب ہے،

لیکن بلاغت کے میں نظر آپ نے ایسا کیا، اسی "التفات" کہتے ہیں، "التفات" سمجھی جاتے ہیں مجبو کو تدبیر نے کے لیے کیا جاتا ہے اور بھی اس کے ذریعے اپنے اندروں کو بیدار کیا جاتا ہے۔

آیت کریمہ میں بھی یہی ہوا (ذکر مفتوقہ) مفہوم خطا تھی، لیکن آگے "وان گام عذاب الناز" کہنے لے جائے (و ان للکافرین عناب الناز) کہا گیا۔

اس میں بھی کیا خوب ایجاد ہے! غور فرمائیے، عذاب جعل کے علم میں ای بات تھی کہ آج بدر کے میدان س جلوگ کفار کی صور میں ہیں اور مسلمانوں سے

کہ پہنچا رہیں، انہی میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو کل ملام قبول کریں گے اور اسی پر بس نہیں بلکہ اسلام پر دل میں ملکی لوگ تھے جنہوں نے مسلمانوں کے صور

س آگر کچھ اسلام نہیں تو اگر یہاں اللہ عز وجل (و ان کم عذاب الناز) کہہ دیتا تو اس کا صاف مطلب یہ کہ یہ سب لوگ اس کی نہیں آتے، لیکن اللہ نے ایسا کہہ دیا کہ ملکی لوگ اس کی نہیں آتے، بلکہ یہاں فرمایا (و ان للکافرین عذاب ارجو یہ تھی وہ لوگ جنم سرید ہوں گے جو اپنے تکریب یا تلقین میں ایسا کیا کہ

یہی اور قیامت تک اپنے یاداں میٹا، کفار عیاذ باللہ

و السلام

ڈاکٹر برکت اللہ ندوی

بی. یو. ایم. ایم. ایم. ڈی. (علیگ)

"مسیح پیغمبر و نسلسلت یونانی فرشتین"

اسیت یونانی میڈیکل کالج و اچائے اچ آرڈی ایم. ہائل، ہست ٹنچ، ال آباد

(جاری)

دین میں نئی بات

ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

دوزخ کا بیان ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قرآن سکھایا، اس کو لکھوا کر محفوظ کروایا، بہت سے لوگوں نے قرآن مجید کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا، قرآن مجید کے احکام کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول سے، اپنے عمل سے سمجھایا، جن لوگوں نے براہ راست اس دین کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا وہ سجاہ کہلاتے، اللدان سے راضی ہوا، انہوں نے اپنے بعد والوں کو دین پہنچایا، بعد والوں نے بعد والوں کو پہنچایا، اس طرح دین ہم لوگوں تک پہنچا۔

ایک صاحب ہوئے تو کیا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر داری نہیں سکھائی، میں نے کہا: ہرگز نہیں، ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ سکھایا کہ کسی کے انتقال کی خبر پر انساللہ و انا الیہ راجعون پڑھوا ویری یاد رکو کہ مرنا برحق ہے، تم س کو مر کر اپنے رب کے پاس جانا ہے، بے شک مرنے والے کے قریبیوں، عنزیزوں کو غم ہوتا ہے وہ زیادہ سے زیادہ تین دن تک غم مناکتے ہیں، تین دن تک ان کی تعریت کی جاسکتی ہے، اس کے بعد فطری غم کو تو کوئی مٹا نہیں سکتا لیکن اظہار غم منع ہے، ان تین دنوں میں بھی نوح و ماتم منع ہے۔

ایک صاحب ہوئے یہ کیسے معلوم ہو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریتے داری نہیں سکھائی؟ میں نے کہا: میرے بھائی! جس طرح قرآن مجید کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لکھوا کر محفوظ کروادیا اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری باتیں صحابہ کرام نے یاد کر لیں اور بعد میں وہ سند کے ساتھ کتابوں میں لکھ لی گئیں، وہ کتابیں حدیث کی کتابیں کہلاتی ہیں، جو لوگ قرآن مجید بخستے ہیں اور حدیث کی کتابوں کو پڑھا جائے ان کو عالم کہتے ہیں ان سے پوچھ لو، میں نے بھی قرآن مجید کو سمجھا ہے

چیز سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا، دروازہ پر نہ اپنے باب دادا سے پایا ہے، میں نے کہا مجید ہے آپ نے اپنے باب دادا کے درخت کے سایہ میں بیٹھا کری دینی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ چھ سات دیہاتی نوجوانوں کا ایک قافد اپنی بھی لاٹھیوں کے ساتھ وارد اپنے اللہ سے پایا ہو، کہنے لگے بات تو سمجھ میں آتی ہوا، سب شناس تھے، پڑوس کے گاؤں کے تھے، کہیں ہے، لیکن یہ بات، ہم کو نہیں معلوم کہ وہ کون شخص ہے جس نے یہ دین اپنے باب دادا سے نہیں، اپنے اللہ

اور پیاس کا اظہار کیا، نہ بھی ظاہر کرتے تو دیہاتی میں نے کہا: یا تو آپ جان بوجھ کر غلط بیانی ثافت کے ناتے ان کو پانی پیش کرنا ہی تھی، جلدی کر رہے ہیں یا اپنے بھولے پن سے یہ بات کہہ رہے ہے گھر کے اندر گیا، لوہے کا گلگا، رسی اٹھائی، موچ کی ڈلیا میں گڑ کی دو بھیلیاں رکھیں، پیتل کا لوتالیا، باہر آیا، گڑ اور لوتا ان لوگوں کے سامنے رکھا، لپک کر کتوں اس میں محمد رسول اللہ کہتے ہو، یہ مود (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں، یوں یہ تو اللہ کے رسول ہیں، میں سے تازہ پانی نکال کر لایا، لوگوں نے گڑ کھا کر لوٹے سے پانی بیا، ان میں سے ایک صاحب ہوئے:

ہارون بھائی آج کل لوگ دین میں تین باتیں نکلتے ہیں، میں نے کہا بہت غلط کرتے ہیں جو لوگ تعالیٰ کی طرف سے سندیسالانے والے، پیغام لانے والے کو کہتے ہیں، یہ دین اللہ کا سندیسے ہے، اللہ کا دین میں تین باتیں نکلتے ہیں وہ دین تو ان کا ہوتا ہے، پیغام ہے جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے اور اللہ کے حکم سے بندوں کی تجات کے لیے ہوتا، وہ یوں: ہاں دیکھنے والوں تحریر کو منع کرتے ہیں حالانکہ ہمارے باب دادا تحریر کھتے چلے آرہے ہیں، میں نے کہا ملا جی کیوں نہ ہو، اس جوار میں سیکھا، سیدھے اللہ تعالیٰ سے سیکھا اور اللہ کے حکم سے خود عمل کیا اور دوسروں تک پہنچا کر ان سے عمل میرے سوا اور کوئی تحریر داری کی خلافت کرتا ہے؟ اللہ کا غرض ہے تم نے خود دین کا ایک اصول اپنارکھا ہے کہ کرایا، اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اتارا جس میں دین دین میں تین باتیں ہیں، پچھلی امتیں کے حالات ہیں، آپ کو دین کس سے ملا ہے؟ کہنے لگے: یہ دین تو ہم مرنے کے بعد کی زندگی کی خوبی ہیں، قیامت، جنت

کی حسن تبیر اور ایجاد و شعور نہیں ہے اور اسے یہ زعم سے ممانعت، سو دے ممانعت، زنا سے ممانعت، ہے کہ (نحو ف باللہ) آپ ﷺ امت کے لیے کامل نمونہ نہیں تھے تو یہ محض فکری غلطی نہیں بلکہ عقیدہ کی غلطی ہے اور سراسر فکری انحراف اور ناقابل برداشت گستاخی ہے۔

خلاصہ کل:
بیشک عرب کے چاند، دریتیم آمنہ کے اس مضمون کا خلاصہ کل بھی ہے کہ ہم نبھی ساتھ جگ قرار دیا۔ ہبایاہا الذین آمنوا نفوا رحمت ﷺ اور رسول رحمت ﷺ سے سچی محبت کریں اور یہ محبت مخفی زبان سے نہیں بلکہ ہمارے فان لم تفلعوا باذنوا بحرب من الله و رسوله ہے ترجیح: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ذرہ اور جو سود باتی رہے یا ہے وہ چھوڑ دا گریم حق جی ایمان ہمارا یہ مقصد ہوتا چاہئے کہ تمام عالم کے انسانوں تک پادی عالم ﷺ کی دعوت حق پہنچ جائے اور داعی اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ (سورہ البقرہ، آیت: ۲۷۹-۲۸۰)

اور اس مضمون کا اصل پیغام بھی بھی ہے کہ ہم رسول ﷺ کے پیغام کو ہم اپنایا پیغام بنالیں بھی ہمارے نبھی رحمت ﷺ کی اطاعت کرتے اور حسن انسانیت ﷺ کو اپنی زندگی کا ایک آئینہ دلیل ہوئے پوری انسانیت کے لیے رحمت کا نمونہ نہیں تہون و ماذل بنالیں، کیونکہ سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی دیجے والے کو، اور فرمایا رسول ﷺ نے وہ سب برادر ہیں (روایت مسلم)

(d) شراب و جوہا سے ممانعت
آپ ﷺ نے شراب و جوہا پابندی لکا کر تعالیٰ ہے: «لقد کان لكم فی رسول اللہ امسواه حسنة لمن کان یرجوا اللہ والیوم اس روز مسلمان شادمان ہوں گے۔

اوراق نکالنے کے پانے کے تیریب گندی باتیں نبھی کر رہے ہیں۔ (سورہ الاحزاب، آیت: ۲۱)
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں اور اسی میں دونوں جہاں کی کامیابی کی تھا نت ہے، اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت و رسالت کا ک آخری دن کی توقع رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا دروازہ اب ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے، ارشاد باری باری تعالیٰ ہے: «ما کان محمد ابا الحمد من رحالکم ولكن رسول الله و خاتم النبین

قرآن مجید نے آپ ﷺ کو اس آیت میں و کان الله بكل شئی علیماً ہے
غرض کو قتل ناچ سے ممانعت، شراب و جوہا بہترین نمونہ قرار دیا ہے، اگر کسی نادان کو قرآن پاک

(ج) سود سے ممانعت
آپ ﷺ نے سود کا مکمل طور پر غائب کیا، فتح مکے اہم ادکامات، دنیا کے ہر فرد کے لیے رحمت نہیں تھے تو یہ محض فکری غلطی نہیں بلکہ عقیدہ کی کے وقت سود سے متعلق یہ اعلان کیا کہ سود کو میں رحمت اور سر اپار ہوتی ہے۔

حضرت عباس کا مسود معاف فرمادیا، اور سود کو اللہ کے ساتھ جگ قرار دیا۔ ہبایاہا الذین آمنوا نفوا رحمت ﷺ اور سود باتی رہے یا ہے وہ چھوڑ دا گریم حق جی ایمان ان کا دوشن کو آخوت میں نجات، جہنم سے خلاص اور جنت میں داخلے کا سبب بنادے۔ (آمین)

اصل پیغام
اعظم ﷺ کی بات ان کے دلوں میں بس جائے۔

رسول ﷺ کے پیغام کو ہم اپنایا پیغام بنالیں اور حسن انسانیت ﷺ کو اپنی زندگی کا ایک آئینہ دلیل ہوئے پوری انسانیت کے لیے رحمت کا نمونہ نہیں تہون و ماذل بنالیں، کیونکہ سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی دیجے والے کو، اور فرمایا رسول ﷺ نے وہ سب برادر ہیں (روایت مسلم)

سارے معاشرے کو ہر برائی سے پاک کر دیا۔
”اے ایمان والو! شراب اور جوہا اور تھان الٹے امسواه حسنة لمن کان یرجوا اللہ والیوم“

الآخر و ذکر اللہ کثیراً ہے

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں یا بہترین نمونہ قرار دیا ہے، اس سے بالکل الگ رہو کر تم فلاج ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی ملاقات اور قیامت کے ذریعے سے تمہارے درمیان آپس میں عدادوت اور نفع و آنکھ کو اس کی توقع رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔ (سورہ الاحزاب، آیت: ۲۱)

ملاحظہ:
قرآن مجید نے آپ ﷺ کو اس آیت میں و کان الله بكل شئی علیماً ہے
غرض کو قتل ناچ سے ممانعت، شراب و جوہا بہترین نمونہ قرار دیا ہے، اگر کسی نادان کو قرآن پاک

اسلام اور عصر جدید کے تقاضے

زاہد حسن ندوی

تلقین کی ہے اور تعلیم دی ہے۔
جہاں تک علم کا تھاق ہے صول علم کی اہمیت
اور اس کی قدر و قیمت پر اسلام نے جو بیش بہا موقف
پیش کیا ہے اور قرآن و حدیث میں جس کثرت سے
حصول علم کی تاکید و ترغیب میں احکام وارد ہوئے ہیں
وسرے مذاہب کی کتابوں میں شاید اس کا عذر غیر بھی
موجود ہو، قرآن کے علاوہ احادیث میں اس حسن
میں اس کثرت سے احکام وارد ہیں کہ تقریباً تمام
وہ احادیث اور ایمان و لیقین ہی کی روشنی سے منور ہیں کیا
بلکہ ساری دنیا جو علم و جمل اور بلاکت و غارتگری کے
ہوناک اندھروں میں گم تھی اسے خروفلاح
اور سعادت و ارتقا کی شاہراہ مستقیم پر لاکھڑا کیا، اسلام
نے انسانی زندگی کے ہدیہ جہت پہلوؤں کی اصلاح
و سدھار کے لیے جو شاندار کارناٹے انجام دیئے ان
میں نوشت و خواند اور تعلیم و تعلم کی طرف خصوصی توجہ
و ترغیب نے مسلمانوں پر علم و تحقیق کے تمام دروازے
واکردنے اور رفتہ رفتہ مسلمانوں نے زندگی کے
هر شعبہ میں علم و تحقیق کی شعیں فروزان کر دیں، علم طب
ہو یا علم خیوم، فلسفہ ہو یا فلکیات، علم ریاضی ہو یا جغرافیہ،
علم کیمیا ہو یا جراثی، شیشہ سازی ہو یا پارچابانی،
زراعت ہو یا فن تیزی، سات آٹھ صد یوں تک مسلمان
ان تمام علوم و فنون کے بے تاج بادشاہ رہے اور
مسلمانوں کی حیثیت استاذ کل کی رہی، اور دنیا نے
کے لیے فتح بخش، سودمند اور خروفلاح کا پابعث ہوئی
مسلمانوں سے حاصل کیا، لیکن جب مسلمانوں نے
ایسا ورق نہیں کہ آن واحد میں پلٹ جاتا ہو، وہ بتدریج
کائنات کی دعوت دیتا ہے تاکہ بندہ اس کے عظیم خزانہ
و تاریخ اختیار کیا تو یہ قیادت ان کے ہاتھ سے نکل گئی،
لیکن بلاشبہ ذہن و ضمیر کی یہ بیداری اور علم و فنون کی یہ
تاجوری اسلام ہی کا عطیہ اور اس کی دین تھی۔

ویادت کا فریضہ انجام دینے کی بخوبی صلاحیت
ویافت رکھتا ہے، خواہ اسلام کا نظام سیاسی ہو یا
مجموعہ احادیث (صحاح ت) میں "كتاب العلم" کے
نام سے مستغل باب قائم ہے، بغرض اختصار یہاں
صرف قرآن کی دو آئینوں اور ایک حدیث پر اکثار کیا
اور اس کثرت سے احکام وارد ہیں کہ تقریباً تمام
بلکہ ساری دنیا جو علم و جمل اور بلاکت و غارتگری کے
ہوناک اندھروں میں گم تھی اسے خروفلاح
زمانہ کا خواہ کیا ہی جیسے انجیز اور تجہب خیز دور ہو وہ
تمام شعبہ ہائے حیات کے لیے اسی کامیاب، محکم
جار ہا ہے، ارشاد ربانی ہے ہفقل ہل یستوی الدین
یا علمون والذین لا یعلموں (سورہ زمر: ۹)

ترجمہ: آپ کہہ بیجھے کہ تمام منازل طے کر سکے بلکہ ترقی
کی تمام نعمتوں سے جائز اور مکمل طور پر فیض یا ب
ہیں، دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے ہبیرفع اللہ الذین
آمنوا منك و الذین او تو العلم درجات (سورہ
آل عمران: ۱۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں ایمان

محادثہ: عصر حاضر کے سائنسی دور نے اس واہمہ کو ایک

نظامیہ میں علم و تحقیق کی شعیں فروزان کر دیں، علم طب

ہو یا علم خیوم، فلسفہ ہو یا فلکیات، علم ریاضی ہو یا جغرافیہ،

و اولوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا ہے

درجے بلند کرے گا، حدیث پاک ہے "اطلبوا العلم

من المعهد الى اللحد" ترجمہ: گہوارہ مادر سے لے

کر موت تک علم حاصل کرو۔

تاریخ کے شاندار ادوار سے کوئی منابع نہیں۔

کے لیے فتح بخش، سودمند اور خروفلاح کا پابعث ہوں

اوًا تو یہ بیجھے لیتا چاہئے کہ ترقی یا تجزی کا دور کوئی

مسلمانوں سے حاصل کیا، لیکن جب مسلمانوں نے

ایسا ورق نہیں کہ آن واحد میں پلٹ جاتا ہو، وہ بتدریج

عیش کوئی، تن آسانی اور اسلامی تعلیمات سے غفلت

کائنات کی دعوت دیتا ہے تاکہ بندہ اس کے عظیم خزانہ

و تاریخ اختیار کیا تو یہ قیادت ان کے ہاتھ سے نکل گئی،

عمل اس کے اصل محرك ہوتے ہیں اور اسلام نے

لیکن بلاشبہ ذہن و ضمیر کی یہ بیداری اور کروار عمل پر نہ صرف یہ

اور اس کی عظمت و کبریائی اور رحمت و مودت کا

اطاعت شعار اور شکر گزار بنار ہے، اس سلسلہ میں

اسلام وہ آفاقی اور ابدی دین ہے جو رہتی دنیا

و استعداد اور کروار عمل کو ہمیز کرنے اور اسے انسانیت

کے نوع انسانی کی پدایت و رہبری اور قیادت

کی قلاج و بہود کے لیے بروئے کار لانے کی بھرپور

سرسری نظر ذاتی جا رہی ہے۔

اور کی حدیث کی کتابیں پر بھی ہیں، میں کتابوں کا اللہ
تعریف رکھنے کی نذر مانتا ہے تو وہ صاحب اولاد ہو جاتا
ہے اور خطرہ ہے کہ تعریف داری چھوڑی جائے تو کوئی
آپ لوگوں کو عوتوں دیتا ہوں۔
جانی و مالی نقصان ہو جائے۔
میں نے کہا بھائیو! مثال تو شر کی ہے، ایک
کے اصول کے مطابق دین میں تی بات نہ کالانا چاہئے
ورنہ دین اصلی نہ رہ جائے گا۔

ایک صاحب ہے، چلو بھیا یہاں سے جلدی
اٹھوورن ہم لوگوں کو بھی تعریف داری چھوڑنا پڑے گی، ان
مسلمان کے لیے کسی طرح جائز نہیں کہ وہ اولاد کے لیے
کی پاؤں میں اجادو ہے، اور سب اٹھ کر چل دیئے۔
تعریف رکھنے کی نذر مانے جس نے ایسا کیا ہو فراز توبہ
کر کے پھر سے کلہ پڑھے، رہی بات تعریف داری
علاقے میں تعریف داری کی مخالفت میں میں تھا تھا اب
تو ماشاء اللہ کئی گاؤں میں دیوبند، ندوہ اور بریلوی
مدارس سے پڑھ کر کتنے عالم آپکے ہیں، تبلیغی جماعت
ہوں کہ ایمان والوں کی آزمائش ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے (اے ایمان والو!) ہم تم کو ضرور آزمائیں گے
کی حیات مبارکی میں مکمل ہو چکا تھا اور شہادت کے
خوف سے، بھوک سے، جانی و مالی نقصان سے، کھیت
دیگر میں بہوت میں، جس میں بہر معوہ کے واقع میں
دیباخ کے نقصان سے، پچراپے تی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم
لیکن اپنے معتقدین کو قطعاً نہیں روکتے، شاندار ان کو
خطرہ ہے کہ تعریف داری کرنا کوئی لوگ خبری دے
بھی متاثر ہوں گی جن کو وہ بدعت حن کرتے ہیں۔
دیجھ جو کسی بھی مصیبت پر کہا اُختے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے محبب بچا حمزہ شہید ہوئے تھے جن کو آپ
کے لیے ہم اشہد اکتف عنايت فرمایا تھا، بہر معون میں
لوگوں پر اللہ کی خاص رحمتیں
مولانا برکت اللہ جو بیان اینڈ شوٹ سرزوں ہوسائی (رجسٹر) کے زیر اعتمام
جگ آزادی کے عظیم جاہد، حضرت شیخ البند کے شاگرد اور پہلی جلاوطن حکومت کے وزیراعظم
پروفیسر مولا فابو بکت اللہ بھوپالی
کی یاد میں قائم دینی و عصری تعلیم کے اہم مرکز
دی، میرے بھائی! یہ شیطانی کوششوں کے تجھے میں
وجود میں آئی، تعریف داری اور اس جیسی دوسری بدعتاں
کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہماز فراز کر اس کا حکم شاندار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ
برکت اللہ پبلک ہانر سیکنڈری اسکول
گاندھی نگر، مدھیہ پر دیش، اٹھیا اور
برکت اللہ گولز ہانر سیکنڈری اسکول
سلطانی روڈ، ٹیلی فون ایچیجن کے سامنے بھوپال، ایم پی، اٹھیا
کلیہ برکت اللہ" کی تحریر الحمد للہ نہ سمجھ کر حروف پر جاری ہے، جس میں بورڈنگ
کا اعلیٰ سطحی انتظام ہو گا۔
ذکرہ اداروں میں عصری تعلیم کیا تھا جو معمول انتظام ہے۔ غرب
جب بھج آئی تعریف داری
اور ندار مفلس طبی کومنت تعلیم دی جاتی ہے،
من جانب: حاجی محمد ہارون ایڈوکیٹ، بانی و ناظم اعلیٰ
فون: 0091-755-2543466, 2642715, لگ بھیں تو بہت حیک لگ بھیں، لگی سال
نقصان ہوانہ مالی، لگی سال
تمہیں جیات ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

میرے بھائیو! میں
کیا باتاتا ہوں کہ میرے
گر تعریف داری ہوئی تھی
جیسا کہ آپ لوگ بہادیت یافتے
ہیں۔

میرے بھائیو! میں
کیا باتاتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہماز فراز کر اس کا حکم شاندار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ
برکت اللہ پبلک ہانر سیکنڈری اسکول
گاندھی نگر، مدھیہ پر دیش، اٹھیا اور
برکت اللہ گولز ہانر سیکنڈری اسکول
سلطانی روڈ، ٹیلی فون ایچیجن کے سامنے بھوپال، ایم پی، اٹھیا
کلیہ برکت اللہ" کی تحریر الحمد للہ نہ سمجھ کر حروف پر جاری ہے، جس میں بورڈنگ
کا اعلیٰ سطحی انتظام ہو گا۔
ذکرہ اداروں میں عصری تعلیم کیا تھا جو معمول انتظام ہے۔ غرب
جب بھج آئی تعریف داری
اور ندار مفلس طبی کومنت تعلیم دی جاتی ہے،
من جانب: حاجی محمد ہارون ایڈوکیٹ، بانی و ناظم اعلیٰ
فون: 0091-755-2543466, 2642715, لگ بھیں تو بہت حیک لگ بھیں، لگی سال
نقصان ہوانہ مالی، لگی سال
تمہیں جیات ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

میرے بھائیو! میں
کیا باتاتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہماز فراز کر اس کا حکم شاندار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ
برکت اللہ پبلک ہانر سیکنڈری اسکول
گاندھی نگر، مدھیہ پر دیش، اٹھیا اور
برکت اللہ گولز ہانر سیکنڈری اسکول
سلطانی روڈ، ٹیلی فون ایچیجن کے سامنے بھوپال، ایم پی، اٹھیا
کلیہ برکت اللہ" کی تحریر الحمد للہ نہ سمجھ کر حروف پر جاری ہے، جس میں بورڈنگ
کا اعلیٰ سطحی انتظام ہو گا۔
ذکرہ اداروں میں عصری تعلیم کیا تھا جو معمول انتظام ہے۔ غرب
جب بھج آئی تعریف داری
اور ندار مفلس طبی کومنت تعلیم دی جاتی ہے،
من جانب: حاجی محمد ہارون ایڈوکیٹ، بانی و ناظم اعلیٰ
فون: 0091-755-2543466, 2642715, لگ بھیں تو بہت حیک لگ بھیں، لگی سال
نقصان ہوانہ مالی، لگی سال
تمہیں جیات ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

میرے بھائیو! میں
کیا باتاتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہماز فراز کر اس کا حکم شاندار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ
برکت اللہ پبلک ہانر سیکنڈری اسکول
گاندھی نگر، مدھیہ پر دیش، اٹھیا اور
برکت اللہ گولز ہانر سیکنڈری اسکول
سلطانی روڈ، ٹیلی فون ایچیجن کے سامنے بھوپال، ایم پی، اٹھیا
کلیہ برکت اللہ" کی تحریر الحمد للہ نہ سمجھ کر حروف پر جاری ہے، جس میں بورڈنگ
کا اعلیٰ سطحی انتظام ہو گا۔
ذکرہ اداروں میں عصری تعلیم کیا تھا جو معمول انتظام ہے۔ غرب
جب بھج آئی تعریف داری
اور ندار مفلس طبی کومنت تعلیم دی جاتی ہے،
من جانب: حاجی محمد ہارون ایڈوکیٹ، بانی و ناظم اعلیٰ
فون: 0091-755-2543466, 2642715, لگ بھیں تو بہت حیک لگ بھیں، لگی سال
نقصان ہوانہ مالی، لگی سال
تمہیں جیات ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

میرے بھائیو! میں
کیا باتاتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہماز فراز کر اس کا حکم شاندار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ
برکت اللہ پبلک ہانر سیکنڈری اسکول
گاندھی نگر، مدھیہ پر دیش، اٹھیا اور
برکت اللہ گولز ہانر سیکنڈری اسکول
سلطانی روڈ، ٹیلی فون ایچیجن کے سامنے بھوپال، ایم پی، اٹھیا
کلیہ برکت اللہ" کی تحریر الحمد للہ نہ سمجھ کر حروف پر جاری ہے، جس میں بورڈنگ
کا اعلیٰ سطحی انتظام ہو گا۔
ذکرہ اداروں میں عصری تعلیم کیا تھا جو معمول انتظام ہے۔ غرب
جب بھج آئی تعریف داری
اور ندار مفلس طبی کومنت تعلیم دی جاتی ہے،
من جانب: حاجی محمد ہارون ایڈوکیٹ، بانی و ناظم اعلیٰ
فون: 0091-755-2543466, 2642715, لگ بھیں تو بہت حیک لگ بھیں، لگی سال
نقصان ہوانہ مالی، لگی سال
تمہیں جیات ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

میرے بھائیو! میں
کیا باتاتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہماز فراز کر اس کا حکم شاندار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ
برکت اللہ پبلک ہانر سیکنڈری اسکول
گاندھی نگر، مدھیہ پر دیش، اٹھیا اور
برکت اللہ گولز ہانر سیکنڈری اسکول
سلطانی روڈ، ٹیلی فون ایچیجن کے سامنے بھوپال، ایم پی، اٹھیا
کلیہ برکت اللہ" کی تحریر الحمد للہ نہ سمجھ کر حروف پر جاری ہے، جس میں بورڈنگ
کا اعلیٰ سطحی انتظام ہو گا۔
ذکرہ اداروں میں عصری تعلیم کیا تھا جو معمول انتظام ہے۔ غرب
جب بھج آئی تعریف داری
اور ندار مفلس طبی کومنت تعلیم دی جاتی ہے،
من جانب: حاجی محمد ہارون ایڈوکیٹ، بانی و ناظم اعلیٰ
فون: 0091-755-2543466, 2642715, لگ بھیں تو بہت حیک لگ بھیں، لگی سال
نقصان ہوانہ مالی، لگی سال
تمہیں جیات ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

میرے بھائیو! میں
کیا باتاتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہماز فراز کر اس کا حکم شاندار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ
برکت اللہ پبلک ہانر سیکنڈری اسکول
گاندھی نگر، مدھیہ پر دیش، اٹ

ایک صوبہ بنانا چاہتے ہیں، یا حقوق کی باری بانی چاہتے ہیں، اس طرح کے علیحدگی پسند یا جنگجو جب منظم عمل اختیار کر لیتے ہیں تو معاشرہ میں زبردست انتشار پیدا کرتے ہیں اس طرح کی بہت ساری خدمتیں ہندوستان میں پائی جاتی ہیں یعنی **Naxalite** اپنے اہداف کے لیے زبردست تباہی مچاتی ہیں،

گذشتہ مضمون میں ہم نے انارکی اور بدآمنی غور سے چور ہو کر دوسری اقوام کے اندر بدآمنی پھیلا کر حکومت کرتی ہیں، دوسری جو ہر ملک میں پروشنی ڈالی تھی، یہ مضمون اسی سلسلہ کی دوسری کڑی اندرونی مسائل، خلفشار و بدآمنی کی شکل میں پسندی کی ایک الٹی شکل ہے جسے ہر حال میں حکومت کی حیثیت رکھتا ہے، سلطنتوں کے قیام سے پہلے ایسا کی راجح تھا، صرف **Might is Right** جاتی ہے۔

جمهوریت کی بدلتی تصویر ڈموکریسی سے مابوکریسی کی طرف

انس احمد ندوی

(جس کی لائی اس کی بھیں) کا اصولی **Right** ہندوستان میں وفاقی طرز جمهوریت ہے دنیا میں راجح تھا جب سلطنتوں کا قیام ہوا تو گویا اور کسی قدر مضبوط اور مستحکم بھی، اس کے باوجود طاقتور انسانوں کو طوق و سلاسل ڈال کر پابند بنایا گیا، ہمارے یہاں جمهوریت کا خواب ابراہیم نکن حقیقت ہے کہ جس جمهوریت کا خواب ابراہیم نکن نے دیکھا تھا وہ جمهوریت خود ان کے ملک میں نہیں لیکن انسان جیسے ہی موقع پاتا ہے پھر اپنی اسی طبقی شکار ہے جس کا اصل مطلب انبوہ گردی ہے لیکن ہم انارکی کی طرف لوٹ آتا ہے، سلطنتوں کا قیام مختلف اسے بے لگام عوام یا عوام کا کسی کے اوپر اچانک ٹوٹ پڑنا، جیسی تجیروں سے اس کے مطلب کو واضح شکلوں میں ہوا، بادشاہت کی شکل میں، چند لوگوں کی جمہوریت کا خواب دیکھا تھا، وہ خواب مکمل طور پر کر سکتے ہیں۔

کوئی حکومت جسے **Aristocracy** (اشرافیہ) کا نام دیا گیا اور عوامیہ یا جمہوریہ حکومت کی ان تینوں قسموں شرمندہ تجیز نہ ہو سکا، آئے دن ایسے واقعات پیش کے مایبن جمہوریت کو سب سے زیادہ پسند کیا گیا، دنیا کے اکثر ممالک میں اس وقت جمہوریت کی کوئی نہ کوئی شکل پائی جاتی ہے لیکن حکومت خواہ کسی طرز کی خیثت رکھتے ہیں۔

جمہوریت کی سب سے اچھی تعریف وہ ہے جو ابراہیم نکن سے منسوب کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے ہو سب حکومت میں عوام کی سرنشت میں پائی جانے والی انارکی اور اپنی طاقت کا سکھ بھانے کا شوق ہمیشہ لے کر بد دیانتی، بلوٹ مار، فساد و غارگیری کرتے سر اخalta رہتا ہے، اور جمہوریت میں اس انارکی کا پسندنا اور پھیلانا و نہیں ہی کچھ زیادہ آسان ہوتا ہے، پسندنا اور **Secessionist** اور **Militant** (جنگجو) پیدا کرتے ہیں، دوسری قسم وہ ہے جسے علیحدگی کو اپنے کام کرنے کے لیے بہت سے لوگوں نے کرتے ہیں، یہ انارکی بھی حکومت کی طرف سے اسی لیے بہت سے لوگوں نے حکومت کی پامالی، عدم فراہمی اشیاء خدمات، پیدائش جو لوگوں کی ہو اور لوگوں کے ذریعہ وجود میں آئے اور وہ لوگوں کے لیے کام کرتی ہو۔

معاملہ میں پوری توجہ سے کام لے، ایک حدیث میں **والحسم** (سورہ بقرہ: ۲۴۷) ترجمہ: چیزیں کہ جیش اللہ نے تمہارے مقابلے میں اس کو پسند فرمایا

کلام بسر لاما حلق له "ترجمہ: دنیا کی طلب خوبی کے کو سمعت اور برتری عطا کی گئی ہے۔ آیت مذکور واقع طاولت و جاولت کے ضمن میں انساف کی ایک سرسری نہاد بھی بتا سکتی ہے کہ اسلام انسانی عروج و وفاق اور فلاخ و بہبود کا کس درجہ موئی اور حرامی ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ روئے زمین پر قیادت و امامت پر فائز کرتا ہے، یہ اسلام کے وہ نہیں بھائیں اور حرامی ہے بلکہ دنیا کے انسانی صلح و آشتی قیادت و امامت کی آمادگاہ ہے، ساتھ ہی اسلام اپنے اور اسی وہیں کا گھوارہ ہی رہے، ساتھ ہی اسلام اپنے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کی نعمتی تماش کرو، وہ تم پر مہربان ہے ڈیپٹی فلک فی حلقت المعموات والارض رسما ماحلقت هدنا باطلہ سیحانک فرقہ اعداب النار (سورہ آل عمران: ۱۹۱) ترجمہ: اور جو آسمان و زمین کی آفرینش پر غور کرتے ہیں کہ ہمارے رب تو نے یہ بے کار من قوہ الخ (سورہ انفال: ۶۰) ترجمہ: اپنے دشمنوں سے مقابلے کے لیے جس قدر بھی تم سے ہو سکے خطاب "اسلام ایک تغیر پذیر دنیا میں" میں فرماتے ہیں "اسلام اپنے ان اصولوں کے ذریعہ جو قرآن میں طاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ وہ اخلاقی ہوں یا تہذیبی، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد کے ماسعی (سورہ نہج: ۳۹) ترجمہ: اور یہ کہ انسان قرآن کی اس کھلی ہوئی ہدایت سے انحراف کیا، جس کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے کہ تجھیں میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسلامی نے ماضی میں اپنی غفلت و تن آسانی کی بنابر اسی طلاقت و قوت کے ساتھ سامان تیار کرو، افسوس کی ملت دوزخ سے بچائے، ہوان لیس لہاسان الا مذکور ہیں، خواہ افراد ک

پندی کے ساتھ فیصلہ کرنا ایک معمول بن گیا کی مثالیں ہیں جو جمہوری نظام سے کسی طرح میں گاؤں کے دس دلت جوان پر چوری کا الزام تھا نہیں کھاتیں، اس سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ ملک گاؤں والوں کے ذریعہ کاٹ ڈالے گئے، ۲۰۰۷ء میں انبوہ گردی کا راج برحتا جا رہا ہے جس کو نہ بھی زیادہ مجروح ہوا ہے، لیکن افسوس ہے گہ اس میں اندرونی اداروں کا اچھی طرح کنشروں میں اور انتہا پسندی کہتا زیادہ درست ہے۔ جنون اور انتہا پسندی کہتا زیادہ درست ہے، ان سب لا قانونیت پر جمہوری اداروں کا اچھی طرح کنشروں سے زیادہ دردناک تعذیرات کا واقع آسام میں جلپائی نہیں ہے لوگ بے قابو ہو کر سڑکوں پر نکل آتے ہیں ۷ ارنومبر ۲۰۰۷ء کو عدالت کی محترم عمارت گورنری ضلع کے دشمن یا لال گاؤں میں پیش آیا جہاں کے اندر وکلاء کے ذریعہ مشتبہ دہشت گردوں کی اور کسی مسئلہ کو عدالت میں لیجانے کے بجائے خود ہی پٹائی، جہالت، لا قانونیت اور جمہوری اداروں کا لوگوں نے پانی کی سپاری جس کی قیمت فیصلہ کر لیتے ہیں۔

۳۰، جنوری ۱۹۲۸ء کو گاندھی جی کا قتل اس مذاق اڑانے کے مراد فہرست ہے، عدالت اور خصوصاً متعصب، جنونی عوام کی دہشت گردی کا ہائی کورٹ اور پریم کورٹ ملک کے محترم ترین جمہوری ادارے ہیں جہاں سے ملک کے آئین Climax کہا جاسکتا ہے، وہ عظیم انسان جس نے ملک کی آزادی کے لیے انھک کوشش کی، جسے وقانون کا نفاذ ہوتا ہے، ہائی کورٹ اور پریم کورٹ بھارت واسیوں نے باپو کے عظیم لقب سے نوازا میں تو سنگین مجرمین لائے جاتے ہیں، ان پر مقدمہ چلا یا جاتا ہے انہیں عدالت کے کثیرے میں کھرا اسے انتہا پندوں نے موت کے گھاث اتار دیا۔ ۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کو اسی متعصب بلہ بول انبوہ نے اپنی تنظیموں کی شہ پر اور اپنے لیڈران کے اشارے پر با بری مسجد شہید کر ڈالی، جمہوریت کی پیشانی پر کورٹ کے اندر بحث کے بجائے وکلاء کا بے قابو ہو کر ملزمین کو خود مارنا پہنچانا لاقانونیت کے ساتھ ساتھ ایک بد نمایا غ کا اضافہ ہوا اس کے نتیجہ میں پورے ہندوستان میں فساد پھوٹ پڑا، خصوصاً ممبئی میں ۸ دسمبر ۱۹۹۲ء اور ۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء کے مابین آئندہ کسی بھی مبینہ دہشت گرد کا کیس نہ لینے کا وعدہ زبردست ہندو مسلم فساد ہوئے، ہندوؤں نے ممبئی کی بھی ایک طرح کی توہین عدالت ہے۔

مسلم آبادی کو زبردست جانی و مالی نقصان پہنچایا، مبینی جلتی رہی اور انتظامیہ خاموش تماشائی بنی رہی، جاتے ہیں، پُلس الہکار حراست میں لئے ہوئے مجرمین کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں یا ملزم کے ساتھ پکڑتے ہی جو سلوک کرتے ہیں وہ نہ صرف یہ ک غیر انسانی و غیر اخلاقی ہوتا ہے بلکہ لا قانونیت اور سنگدلی کی ایک گھناؤنی تصویر بھی ہوتا ہے۔

۲۷ فروری ۲۰۰۲ء میں گودرا کا المناک سانحہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں پورے گجرات میں منظم طریقہ پر مسلمانوں کا قتل عام ہوا، ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۵ء میں اندر اگاندھی کے قتل کے بعد لوگ بے قابو ہو گئے اور تقریباً ۳۰ ہزار سکھ مارڈا لے گئے، زبردست فساد وہنگامہ ہوا، دہلی ایک بار پھر خون سے نکلن ہو گئی، یہ سب اسی بے لکام گروہ کی لا قانونیت، انبوہ گردی اور انتہا پسندی تک کہ وہ مر گیا، بہار میں ضلع دیشالی کے ڈھلپوروا

جو پوری عوام کے نمائندے ہوتے ہیں اور دوسرا یہ کہ عوام کے ذریعہ یعنی Free & Fair (آزادانہ اور صحیح طریقہ پر) الیکشن کے ذریعہ ان ممبر ان کو چنان کیا ہوا اور تیسرا یہ کہ وہ لوگ (منتخب ممبر ان) عوام کی خلاف و جزو و ان کی ترقی، موقع، وسائل وغیرہ کی فراہمی کے لیے کام کریں، اگر ان عناصر میں کہیں بھی گزبری پیدا ہوتی ہے تو اس کا واضح مطلب یہ امکانات بڑھ جائیں گے۔

ہے، اسی لیے آپ دیکھیں کہ وقت فرما بہت سارے سیاسی لوگوں پر Graft (سیاسی ذرائع سے ناجائز اندوزی) کے الزامات لگتے رہتے ہیں۔

بدانہ، افتخار والا قانونیت میں سب زیادہ دل و تعصّب و غرور کا ہوتا ہے، اس کی قسمیں ہوتی ہیں، تعصّب و غرور لسانی ہوتا ہے اور سماجی بھی، سیاسی ہوتا ہے اور تاریخی بھی، ثقافتی بھی، انہیں جذبات و عواطف کی بنابر قوموں اور ملکوں کے درمیان تصادم ہوتا رہتا ہے اور ایک ہی ملک مختلف اقوام کے درمیان بھی انہیں جذبات کی بنیاد پر کشمکش اور نکراوہ بناتا رہتا ہے بسا اوقات یہ من دھن سے لگ رہتے ہیں، اگر منتخب نمائندے ہے، لیکن کونسی جمہوریت؟ وہ جمہوریت جو سکولر ہو وہ با قاعدہ بحران و تصادم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

ہمارے ملک میں، قومی، ثقافتی، تاریخی، اسلامی، تعلیمی، صنعتی اور انسانی حقوق کے امور کے درمیان تو یہ بات یعنی طور پر کبھی جا سکتی ہے کہ ہم ایک

مشہور یونانی فلسفی ارسطونے ملک کے اقسام کے سلسلہ میں یہ رائے ظاہر کی تھی کہ مملکت کے اقسام کا انحصار حکومت میں لوگوں کی تعداد پر ہے، اگر ایک شخص کی حکومت ہو تو بادشاہت ہے اگر کئی لوگوں کی حکومت ہو تو اشرافی Aristocracy (یعنی چند ممتاز لوگوں کی حکومت) ہے، اور اگر ایک منتظم جماعت حکومت کرے تو اسے Polity کہتے ہیں اسی کو ہم جمہوری یا عوامیہ کہہ سکتے ہیں۔ ان سب طرز حکومت میں جمہوریت پسندیدہ طرز حکومت ہے اس میں لوگوں کے حقوق زیادہ محفوظ ہوتے اپنی ترقی اور اثاثہ و املاک اکٹھا کرنے کے لیے تن قومی یہاں تک کہ پسند و ناپسند کا بھی خیال کیا جاتا ہے، اور ان کے جذبات، مذہبی، لسانی، ثقافتی، نیز جمہوریت جو عوام انساں کی ترقی، اکٹھا کرنے کے لیے کوشش کرے جس کے بعد، جو ایک

پامالی، املاک کا بتابہ کرنا، لا قانونیت کرنا اور خود ہی جمہوریت اگر اپنے اصولوں پر قائم ہو تو اس کو بے در لغٰج جان سے مارڈالنا، عزت و نامور دعڑت سارے مذاہب کی ہو، اسی طرح ملک کے ہر شہری کو اپنا پسندیدہ مذہب اختیار کرنے کی اس کی تبلیغ میں کوئی دوسری طرز حکومت ہے۔ وجہ سے وجود میں آئے ہیں، یہاں فساد مچانا، لوگ یعنی حکومت کا اپنا کوئی مذہب نہ ہو، باں احترام اور ملک کے دیگر بندوبست میں مذہب کا داخل نہ ہو، جمہوریت جو انہیں مذہبی آزادی عطا کرے، وہ جتنے بھی فساد ہوئے ہیں سب مذہبی تعصب، قومی حکومت کا اپنا کوئی مذہب نہ ہو، باں احترام احساس برتری اور شدید قسم کی مذہبی انتہا پسندی میں یہ سب Credentials نہ ہوں تو جان لجئے وہ جو اپنے مذہب کا مذہب ہے، جو اپنے مذہب کا مذہب ہے، میں کوئی مذہبی آزادی عطا کرے، وہ جو تا جارہا ہے، اس کی جڑیں بہت مضبوط ہیں، یہ اس کے علاوہ جمہوریت کا لازمی عنصر یک سکولرزم ہے۔ سکولرزم کا مطلب حکومت، معاشرہ، تعلیم

تیر جات - ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۰ء

مغرب کی تصوف نوازی

چہ معنی دارد؟

سلمان نسیم ندوی

ی صراحت موجود ہے: "نصابی کتابوں کے مرتباً
و مؤلفین کو اقدار و روابط کے سلسلہ میں اشارہ یا صراحت
احکامات جاری کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، اسی طرح
ایسا اسلوب پسند نہیں کیا جائے گا جس میں دین آئندہ میں یا
بلور پر پیش کیا گیا ہو۔ اسی طرح اکتوبر ۱۹۷۶ء میں،
ایک دستور میں اس کیوضاحت اس طرح آئی ہے:

"نصاب تعلیم میں یا امر طبیعت ہنا چاہیے کہ طالب
علم کے ذہن و دماغ میں مذاہب کی تعلیم اس طرح

آثاری جائے کہ وہ دین کے بنیادی مقاصد سے غافل
رہے اور ان پہلوؤں پر تکمیل ہوئی چاہیے۔ جس میں مذہب

المذاہب جوڑا، ہم آئندہ پر زور ہو۔ وہ نصابی کتابیں

جن کے فتح تالیف میں دین کے بنیادی مفہومیں پر تکمیل
اور اس کو ذہن و دماغ میں راجح کرنے کو ترجیح دی گئی

کا اچھا رہا۔

☆ یونیسکو نے ۲۰۰۰ء کو جلال الدین روی کے
ہدف و اشاعت اور حکم و فکر کی شرط پر دیتے رہے ہیں۔

☆ عالمی تعلیمی ادارہ یونیسکو: ۱۹۹۰ء یعنی سویں
سال کے طور پر منانے کا فصل کیا۔

☆ مختصر میں نے مولانا روم کے اشعار کو مرکز
کیا جائزہ دوسرا مذہب کے افراد میں گلے اس میں

گذشتہ پدمیوں کی میڈیا کی چند اہم سرخیاں
ہوئے کی وجہ سے جو فطری کلکش جاری تھی، اس کی وجہ
میں، اس کے علاوہ بھی بہت سی اہم اطاعتیں ہیں، جن
سے یا اور زیادہ موثر نہیں تھیں، سویں سویں کے تھے
کہ بعد تعلیمی میدان میں اب اس کی ہر شرط (معقول
و غیر معقول) کو حکم کا درجہ دیا جانے لگا ہے۔

☆ میں المذاہب کیا ایک خوش آئندہ
ڈاکٹر کے عنوان سے تبدیل نصاب کا مشورہ دیا جاتا
ہے، اسے تکمیل کو کھوکھ معاشرہ اور دینک زدہ
سماں ہے، یا مغرب کے کھوکھ معاشرہ اور دینک زدہ
تبیر کیا جاسکتا ہے۔

☆ مغرب کی یہ تصوف نوازی کیا ایک خوش آئندہ
اقدام ہے؟ یا روحانیت کی جگہ پر مادت کی جیں
ڈاکٹر کے عنوان سے تبدیل نصاب کا مشورہ دیا جاتا
ہے، اسے تکمیل کو کھوکھ معاشرہ اور دینک زدہ
رہا ہے تک میں المذاہب گفتگو زیادہ محلی اور خوشنگوار فضا
پر کیا جائے گا۔

☆ میں ایک اسلامی اعلان ہے؟ یا پھر اس کے
تہذیب کی تکملت و ریخت کا اعلان ہے؟

☆ جلدی اور کافر میں: مختلف ممالک میں جلدی
پس پشت کوئی اور طاقتور عالی ہے جس کا دراک ہماری
اور کافر میں ہوتی رہی ہیں، جس میں کبھی حل کروکر بھی
ظاہر نہیں کرنے سے قاصر ہیں؟ ان سوالات سے
خیر تبدیل نصاب کی دعوت دی جاتی رہی، وکیپیڈیا ۲۰۰۲ء

میں جرمی کے توسط سے بروت میں متعقد اجلس بھی
اسلامی نصاب تعلیم یا اسلامی نظام تعلیم میں مغربی
مذاہلات یا اصلاح کے مطالبے کے سلسلہ میں بخش لوگوں کا
ایسی ملکے کی ایک کڑی تھی۔

☆ گلوبالائزشن: گلوبالائزشن جس طرز شفافت کا
خیال ہے کہ یہ تائیں اللہ (۱۱/۹) کے بعد کی بیدار اور

وائی ہے اس میں تبدیل نصاب کو اہم روپ تسلیم کیا گیا۔

☆ چنانچہ اقتصادیات کے موضوع گفتگو تصوف کے پیشوا نہیں بلکہ وہ تامنہ
ذیوی معاہدہ (۹۱۹۷ء) میں کافر میں اور اسے کامب

نمکندے ہیں جو دشمنان اسلام کے ادنی عاشیہ بردار
اس موضوع پر مناقشہ ہوتا رہا ہے، اسے اس میں

محاذیوں کے زمانہ ہی سے نصاب تعلیم میں یونیسکو کی
صد اہمیت میں کام کرنے والی ایک شفہی کی ایک دستور میں

مگر انی میں کام کرنے والی ایک شفہی کی ایک دستور میں

امیریکی تصوف نوازی کا واحد مقصد عالم اسلام

خطاب میں مولانا روم کے اشعار سے استدلال کرتے
ہوئے فرمایا تھا: "چہ مخفف ہے گردان نظریات کی حق تھی میں اہم
حال میں متعدد امریکی اور مغربی تحقیقات مظہر عالم پر
آچکی ہیں جس میں مشورہ دیا گیا ہے کہ اسلام کے
تصوف کو اسلام کی انتقالی روح کو پچھے کے لئے موثر
انتقلابی انکار کو صوفیانہ انکار و رحمات سے مکار دیا جائے،
بھتیجی کے طور پر استعمال کرنا چاہیے ہیں،
صدر بیش اور ان کے ہم نوا پیش کرنا چاہیے ہیں،
صوفیانے حق کے اسی طرز کے دوسرے کام کا استعمال
کر کے اہل مغرب تصوف کو عالم اسلام پر استعمال کو نافذ
کرنے کے لئے بطور بھتیجی راستہ استعمال کرنا چاہتا ہے۔

اہل تصوف کے یہاں ایک دوسرا لفظ "تلیم" و "رشا" کا معنی
و عوامل میں تحقیق پیش کی گئی ہے کہ "معدل اسلام" کی افزودگی
اور افزائش کے لئے تصوف کی تصحیح اور ہمت افزائی ضروری
ہے، امریکی کا انگریزی میں ایک قرارداد میں بھی

ورضا" مستعمل ہے، یا بشہر "تلیم" و "رشا" کا معنی
اس طرف توجہ والی گئی ہے، انہی تحقیقات کا نتیجہ ہے کہ اس

اہل تصوف کے نزدیک رو حانیت، معنویات، وقت مغرب میں جو دینی کتابیں سب سے زیادہ مقبول اور
یا ارادات قلب کو ایک خاص مقام اور توجہ و عناصر متدوال ہیں ان میں میں الحسن بن عربی اور جلال الدین

روی کے شاعر کو تقویٰ و امتیاز حاصل ہے۔

اسی پس مظہر میں ۲۰۰۲ء میں، امریکا میں ایک کافر نس منعقد کی گئی جس کا عنوان تھا: "تصوف، اور
مقابلہ یا تبدیلی کا خیال نہ پیدا کرے، اسی تاظن میں

ایک صوفی (شعرانی) کا یہ بتریخ کی ہے کہ مسلمان اپنے
گردو بیش کے ظلم و سرکشی کو بخوبی قبول کرے، اس کے

تصوف کے یہاں "محبت و انسانیت" اور "تلیم" کا جائزہ دوسرے مذہب کے افراد میں بلکہ اس میں

یہ کافر نس منعقد کی گئی جس کا عنوان تھا: "تصوف، اور
معاہدہ یا لیگی ہے کہ ہم اپنے بجاہوں کو تکمیل کریں کہ یہ
چند ہمیں بعد ہی منعقد ہوئی تھی، اس کا مقصد یہ تھا کہ

کا جو ہر ہے، لیکن بعض ہوا خواہوں نے محبت و انسانیت
امیریکی پالیسی ساز کے سامنے "معدل اسلام" یا "پُرچِل
اسلام" کا خاک کر پیش کیا جائے، اس کا کافر نس کا انعقاد بھی

و سچ کر دیا ہے جہاں وہ اصول اسلام "الحباب فی
امیریکی وزارت دفاع کے سایہ میں ہوا تھا، اس کے

نیایاں شرکاء میں پروفیسر بیرنارڈ لوئیس بھی تھے جو
خاطر محبت اور اسلام کی خاطر عدادت سے متعاصد نظر
آتا ہے، ان کے نزدیک یہ دارہ و سچ ہو کر اللہ کے دلخیں

لئے اللہ تعالیٰ کی اس سرخی کا پاس و لحاظ ضروری ہے۔"

"تلیم و رضا" کے اس غلط مفہوم سے اہل مغرب
فائدہ اٹھا کر تصوف کی حقیقی شبیہ یا گزارنا چاہتے ہیں، اہل

مغرب کی اس خواہیں میں نے راہ روانہ میں ڈالی
تھی تھی، شیخ احمد قبانی کا تعلق نقشبندیہ طریقہ سے ہے،
اس کوئل کی ہر چیز خدا ہے، اس کا لازمی نتیجہ یہ نہ کہا ہے

کہ جذبات کی تعلیم اور احرام کے باوجود بالطل و طاغوتی
گوش میں مسلمانوں کے مستقبل کے خاکہ کو پیش کرنا
کہ "الولا و البراء" (اللہ کے لئے دوستی اور اللہ کی

لئے علیحدگی) کا عقیدہ باطل قرار پاتا ہے، اگر یہ فکر ہے
میں ایک مخدوش ہے۔ ۱۹۹۹ء میں امریکی سنی

ریشارڈ ڈونی نے صراحت میں کہ ایک شفہی ستر
پادریوں کے سلوک و اقدار اور اصول و نظریات میں باہم

رہے گا، اسی تاظن میں امریکی صدر بیش نے اپنے ایک

میں صوفیانہ اسلام کو بطور نمونہ اور آئندہ میں پیش کرتا ہے،
اجنبی پسندی اور مغربی تحقیقات مظہر عالم پر

روں ادا کرے گی۔"

اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کے
انقلابی انکار کو صوفیانہ انکار و رحمات سے مکار دیا جائے،
بھتیجی کے طور پر استعمال کرنا چاہیے ہیں۔

صوفیانے حق کے اسی طرز کے دوسرے کام کا استعمال
کر کے اہل مغرب تصوف کو عالم اسلام پر استعمال کو نافذ

کرنے کے لئے بطور بھتیجی راستہ استعمال کرنا چاہتا ہے۔

مکر مندی و دل سوزی اس کی روشنی میں حضرت کی فکر مندی کا جائزہ جو پوری کے کلام میں یوں ادا کیا گیا ہے۔

اس کے حقیقی مشن کے محرك تھے، ان کی تک ودو، درست کردیں، یہ چیز ایک سے پوری نہیں ہوتی سب کوں کر کام کرنا چاہئے، اے سورج، اے چاند، جدوجہد، کرب و اخطراب، دل کا سوز، روح کی تمیش آپکی ذمہ داری ہے کہ اپنے عقیدہ عمل و کردار سے اور اے دن تم سب آؤ۔ (دعوت و عزیمت ۱۹۹/۱۹۹) خلش کے حسین امتنان کا نقشہ حضرت شفیق نفع رسان ثابت ہوں۔

مکر مندی و دل سوزی

مفلک اسلام حضرت مولانا نے تاریخ دعوت و عزیمت میں علماء دین اور صوفیاء کرام کے سب سے اہم کارناٹے یعنی دعوت دین اور اس کی فکر مندی اور دل سوزی کو پوری شرح و سطح کے ساتھ بیان کیا ہے، اور یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ تاریخ اسلامی کے کسی دور میں وہ اس فریضہ کی انجام دہی سے بے چراہ نہیں رہے، بلکہ نہایت پابندی، پوری فکر مندی اور مکمل دل سوزی کے ساتھ یہ عظیم الشان خدمت انجام دیتے رہے، اور یہی کارناٹے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی، اس سلسلے میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی مثال کافی دلچسپ ہے، حضرت کے بگاڑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

مولانا نے ان کے حالات کے ضمن یہ ایک جگہ تحریر فرمایا ہے:

”حضرت شیخ دینی اور اخلاقی انجھاط کو جس کا سب سے بڑا مرکز خود بغداد تھا، دیکھ دیکھ کر کڑھتے تھے، اور عالم اسلام میں جو ایک عام دینی زوال رونما تھا اس کے آثار دیکھ کر سینے میں حمیت اسلامی اور غیرت دینی کا جوش اٹھتا تھا، وہ اپنے اس قلبی احساس اور درد کو بعض اوقات چھپا نہیں سکتے تھے، اور یہ درد ان کے خطبات اور مowa عطا میں امنڈ آتا ہے، ایک موقع پر ارشاد فرماتے ہیں:

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین نظر آتی ہے، عشق الہی اور عشق رسول کا زور پایا جاتا آرہا ہے اپنی جانب ایک ایسا زائر کی دیواریں پے در پے گردھی ہیں اور اس کی بنیاد ہے۔ جس سے خوف جنبش دیوار و دریا تا ہوں میں

بھر رہی ہے، اے باشندگان زمین آؤ! اور جو گر گیا
ہے اس کو مضبوط کر دیں، اور جو ڈھن گیا ہے اس کو
آپ کی پوری زندگی اسی رنگ و آہنگ کا مظہر

ساقی گری کے لیے انسانیت کے وسیع اور کشادہ شاہراو پر گامزن تھے، الہذا کوئی گروہ، کوئی جماعت یہ نہیں کہہ سکتی کہ وہ صرف ہمارے تھے، بلکہ ہر گروہ یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ہم میں سے تھے، یہ اس لیے کہ حضرت مولانا اس حقیقت سے آشنا تھے کہ سب کی منزل اللہ جل جلالہ کی رضا ہے، اس رضا کے راستے مختلف ہو سکتے ہیں، اگر کسی نے ایک راست اخیار کیا تو وہ میرا ہی ہے، محسن اس وجہ سے کہ کسی نے دوسرا راست اخیار کر لیا، میں اسے پرایا نہیں کہہ سکتا، یہی وجہ ہے کہ ان کی ہمدردی و محبت اور تعادن ہر ایک سے تھا، اور کسی گروہ سے باخدا باطل ایسا تعلق نہیں تھا کہ دوسروں کو وہ غیر صحیح لگے ہوں، یہ حضرتؐ کی عمر بھر کا طریقہ رہا، اسی کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا کو ہر طبقہ میں مقبولیت عطا فرمائی، جناب مولانا نقی عثمانی صاحب مدظلہ نے حضرت مولانا کے اس وصف کا مذکورہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

تماکن کی خود کوئی الگ رائے نہیں ہوتی تھی، بلکہ وہ مخفی ملت کی بقا اور ترقی کی مصلحت کی خاطر چھوٹی اور انفرادی مصلحتوں کو نظر انداز کر کے بڑی مصلحت مشاہدہ ہوتا ہے۔ رقمطر از ہیں:

دین کی ختم ریزی کے لیے اس کشت وبر رات ایک کردیجتے، دل کو جلا یے اور بدال گھلائیے، دیدہ و خون جگر بھائیے، اور اس طبھائیے کہ دجلہ و فرات اپنی تنگ ظرفی اور کم مانگ ماتم کریں، ایک ایک کا گریبان تھام کر کہئے کہ صحراۓ عرب کے بھٹکے ہوئے آہو، عالم کی آئے ابراهیم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آئے تو کہاں گم ہے؟ کیا سیدنا عمرؓ کی دعائے ابو عبیدہ ثقفی کی پامالی اور استخواں مٹکنی، سعدؓ بزریعہ کوئی فتنہ بھی پیدا نہ ہو، کیونکہ کلمہ حق، ایک وقاریں کی علم برداری، علی بن ابی طالبؓ وعظ، ایک فصیحت اور ہمدردی و خیر خواہی کا ایک پیغام جگرسوزی، اشک ریزی، اور خطابت و تاثیر

میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی شفیع ہے، یہ کوئی پھر نہیں ہے جسے کسی کی طرف اکھاڑ پھینک دیا جائے، یا کوئی لاٹھی نہیں ہے جو کسی پر مار کر آدمی اپنی رخششوں کا بخار نکالے، اس کے بجائے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد شدہ ایک عظیم فریضہ ہے، اسی بنا پر ایک طرف جہاں یہ بات ہے کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ کسی شرعی ولی مسئلہ میں حضرت مولانا نے مدد نہیں کی تھی اسی ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ جب کسی سے دین کی کوئی بات کہی تو دل میں اتر کر کی، اس کی محبت، شفقت اور خیر خواہی کا جذبہ دل میں لے کر خلوص کے ساتھ کی، پیش نظر یہ تھا کہ سخنے والا اس بات کو قبول کرے، اور اگر قبول نہ کرے تو کم از کم اس فتنہ کا ذریعہ نہ ہے۔

نفاذ اور مطہر اسلام کرذ المفتر اور وہ
گرفتہ چینیاں احرام کلی خفتہ
مسلم مجلس مشاورت کا ایک جلس
میں ہوا، مولانا نے غیر مسلموں، خصوصاً ہندو
قیامت پا کیجئے کہ ۔

طوفان حیزی، ابروئے شہیداں، جلد لوسرے رہ
تشنگی، اور خاندان رسالت کے خوار
ارزانی، ابوحنیفہ کی دماغ سوزی، احمد بن حببل
جرائم عشق، ابن جوزی کی حمایت سنت، عرب
جیلانی کی دردمندی کا حاصل صرف یہ ہے کہ
ضلالت کا ادنیٰ غاشیہ بردار اور اس کی راہ کا غ
عراق کے اس مقبرہ میں صور پھونک دیجئے
گرفتہ چینیاں احرام کلی خفتہ ۔

حضرت مولانا کے مختلف النوع متعدد الفکر اسی جذبہ کے تحت جو خط مولانا مسعود عالم
ہوئے فرمایا: "آپ لوگوں کا جس قوم -
گروہوں کے ساتھ تعاون و تائید کا یہ مطلب نہیں ہوتا ندوی کو عرب بول میں دعوت کی ضرورت پر روشنی ڈالتے

حضرت قطب و میور کی عصری معنویت

(جنوب کے روحانی یوستان کا گل سرہد)

پروفیسر افس پشتی

آخری قسط

کا زور تھا، غیر مقلدین کی یورش، اجتہاد کے نام پر مذہبی بے راہ روی اور من مانی، بزرگان دین پرعن طعن اور تشنیع و تعریض، غرض اس طرح کے اتحاد و امراض تھے جو ملت کے جسم میں پیدا ہو چکے تھے،

حضرت قطب و میور نے باخخف تردید اس معاملہ میں عملی اور فکری علم جہاد بلند کیا، انہوں نے علماء، حضرت قطب و میور نے اپنے دور کے ملی انتشار کا صرف جائزہ ہی نہیں لیا بلکہ ایک حکم کی حیثیت سے اس کا تھے کہ کسی نے یا اللہ، یا رسول اللہ میرے تین بیٹا یا بیٹی دیو کہے تو جائز ہے یا نہیں؟ جواب اس کا یہ ہے کو عام کریں، جن کتابوں کا اردو میں ترجمہ نہیں ہوا ہے ان کا اردو میں ترجمہ کروائیں، ان کی اشتراحت میں اکابر، قاضیوں، مفتیوں اور ملت کے ذمہ داروں کو کردہ کتابوں کی تعداد تقریباً دس ہے، یہ کتابیں اسی خط میں جواب کی جمع جواباں، نوکری کی جمع و کراں، مرید کی جمع مریداں وغیرہ استعمال ہوا کی وجہ اور اردو زبان میں ہیں، اردو زبان وکن ہی نہ ہو، بلکہ انگریزی اور علاقائی زبانوں میں بھی میں "کئی اردو" کہلاتی ہے۔

حضرت قطب و میور کی مطبوعہ تصانیف میں شاعر آرکٹ کے مسلمانوں کے نام لکھے ایک سے ایک بہت وقیع کتاب، "فصل الخطاب میں الخطاء والصواب" ہے، اس میں حضرت نے ۲۰ مقامات نکالا ہے، ہمارے پاس کندن ہے اور ہمیں اس کی خبر مکتب کی عبارت پچھاں طرح ہے:

"پھر سنیوں کو گالی تکفیر کی لگانا، مونموں کو کافر کے بعد ۲۰ عنادیں قائم کئے ہیں، ہم ایک بہت ابھی نہیں۔

اعتراف اور تحدیث ثابت کے طور پر عرض ہے کہ حضرت قطب و میور کے تعلق سے ہماری نقل کر رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

مثلاً ہاتھی اور نیل اور بکرے بتوں میں چند معلومات کا خزانہ کھوئے ہوؤں کی جتوں میں رات دن سرگردان رہنے والے یہ بدل محقق اور مصنف قطار درقطار چلتے اور مطلب پر ہاتھ مارتے ہیں۔

اور آدمی کے جھوٹ اور کتابی و مشرک کے جھوٹ کے مکتب ہندوستانی راجاؤں کے نام لکھے گئے مکتب حکم، ۲۔ تبا کا حکم، ۵۔ میلاد النبی پر اخیہار سرت کا حکم، ۶۔ رسول کریمؐ کے موئے مبارک کی زیارت کا مسئلہ، ۷۔ خوبیاں کے جمال کا تذکرہ، ۸۔ قبر پیغمبر الحنفی کا مطبوعہ پی انجذبی کا مقابلہ "حضرت شروع ہوا تو ایک منسوبے کے تحت برطانوی سرکار خواہ ہیں"

مذاہب ماہر باشد و اذن فسیمات دور یوں دیکھا کہ "ہم نے آپ کو بے جایہ اپنے بھائی، آپ کے ساتھ اکثر عوام زمان فرقہ فرقہ حکم می شود و احرار! اکثر عوام زمان فرقہ فرقہ حکم می شود" ساتھ سرکاری حکام کا جو رویہ رہا وہ ان کی اپنی ذمہ داری کی بناء پر تھا ورنہ انہیں آپ کی ساتھ کوئی دشمنی اور صاحبان کے سامنے بھی دعوت و اصلاح کا کام عداوت نہیں تھی، ہم اس واقعہ میں آپ سے مغدرت مذاہب ماہر باشد و اذن فسیمات دور یوں

حضرت قطب و میور کا دور بالکل آج ہی کی طرح خارجی اور داخلی فتنوں کا دور تھا اور ان سے وحدت کے مقابلے میں لوگ حکم اور ثالث بن رہے ہیں اور تفریق پر تفریق پیدا کر رہے ہیں اور افس امارہ کی خواہش پر بولنے لگے ہیں اور اپنی وقت آپ کی عمر ۲۸ سال کی تھی، مملکہ عظیٰ کو دعوت فordan کی وجہ سے اتحاد و اخلی فتنوں میں گرفتار تھے،

آختر برادر کر رہے ہیں، سچائی کی کھوچ کے لیے میں ہے، اس کی چند طریں ملاحظہ فرمائیں:

ایت جس مقام پر تھی، آج کی تمام تعلیمی ترقی کے ایسے عالم کو حکم بناتا چاہئے جو قرآن و حدیث "تمہارا الفات نامہ ۲۱ مرزا الجرجی ۱۳۸۲ھ" کے باوجود بھی آج ملت اسی مقام پر ہے یا نہیں اور مذاہب ائمہ کی تفصیلات میں ماهر ہو اور رجسٹری پونچا، اور اس میں دینی مسائل کا استفسار رہنے سے دل بہت مسرو ہوا، معلوم ہوا کہ شریعت اور حضرت قطب و میور کی تعلیمات آج بھی ملت کے خواہشات نفسانی سے دور ہو۔

حضرت نے اپنے دور کے ملی انتشار کا صرف مطہرہ تمہارے دل میں قرار پکڑی ہے، تمہیں پوچھتے ہیں اسی نے یا اللہ، یا رسول اللہ میرے تین بیٹا یا ہاں میں ہے تو ملت کو چاہئے کہ حضرت کی تعلیمات حق میں اکیر کا درجہ رکھتی ہیں یا نہیں؟ اگر جواب محسوس بھی کیا ہے، حضرت کی تصنیف کردہ اور آپ کے وصال کے بعد خطوط اور فتاویٰ پر مشتمل مرتب کر ایسا کہنا جائز نہیں اور کہنے بارہ شرک ہے۔

کردہ کتابوں کی تعداد تقریباً دس ہے، یہ کتابیں اسی خط میں جواب کی جمع جواباں، نوکری کی جمع و کراں، مرید کی جمع مریداں وغیرہ استعمال ہوا کی وجہ اور بھل اور لمبی زبان ہیں جو عرف عام ہے۔

حضرت قطب و میور کی مطبوعہ تصانیف میں شاعر آرکٹ کے مسلمانوں کے نام لکھے ایک مکتب کی عبارت پچھاں طرح ہے:

"پھر سنیوں کو گالی تکفیر کی لگانا، مونموں کو کافر کے بعد ۲۰ عنادیں قائم کئے ہیں، ہم ایک بہت ابھی نہیں۔

اعتراف اور تحدیث ثابت کے طور پر عرض ہے کہ حضرت قطب و میور کے تعلق سے ہماری نقل کر رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

ا۔ طواف غیر کعبہ، ۲۔ موئی کے لیے دعا مثلاً ہاتھی اور نیل اور بکرے بتوں میں ہے ملے اور صدقہ کا حکم، ۳۔ مشرک کے ذنبیح کا حکم چلتے ہیں اور پرندے مثلاً مورچے اور بکھوڑے اور قطار درقطار چلتے اور مطلب پر ہاتھ مارتے ہیں۔

اور آدمی کے جھوٹ اور کتابی و مشرک کے جھوٹ کے مکتب ہندوستانی راجاؤں کے نام لکھے گئے مکتب حکم، ۴۔ تبا کا حکم، ۵۔ میلاد النبی پر اخیہار سرت کا تصنیف "دار العلوملطیفیہ" و میور کا ادبی منظر نامہ، ۶۔ رسول کریمؐ کے موئے مبارک کی زیارت کا مسئلہ، ۷۔ خوبیاں کے جمال کا تذکرہ، ۸۔ قبر پیغمبر الحنفی کا مطبوعہ پی انجذبی کا مقابلہ "حضرت قطب و میور اور ان کے خلقاء کے علمی و ادبی نقصان، گدھا مورتاں پر پیچھے لگزتا ہے اور کتابان پر سجدہ تھیت کا حکم، ۹۔ علم الغیب، ۱۰۔ زیارت قبور پیش کرتا ہے، انسان کا ہوش میں حیوان سے کم ہونا اور مورتاں کی پوچھا کرنا بڑی نادانی ہے۔

حضرت اپنے دل سے اپنے قلب پر ہاتھ رکھ کر کہیے کہ آج کے دور میں ان میں سے کوئی مسئلہ جاتا بڑے میاں صاحب، خطیب شہزادی نہیں ہے کہ ملت جس سے دوچار نہ ہو، اب آپ بخوبی، ضلع دھارواڑ کے نام ایک مکتب جو فتویٰ کی شکل ایسا نہیں ہے کہ ملت جس سے دوچار نہ ہو، اب آپ

حضرت قطب و میور کا دور بالکل آج ہی کی طرح خارجی اور داخلی فتنوں کا دور تھا اور ان سے وحدت کے مقابلے میں لوگ حکم اور ثالث بن رہے ہیں اور تفریق پر تفریق پیدا کر رہے ہیں اور افس امارہ کی خواہش پر بولنے لگے ہیں اور اپنی

مولانا شارلح صاحب ندوی

بلاں عبدالحی حنفی ندوی

گھریلو مسائل کی وجہ سے وطن تشریف لے گئے اور وہ پس سرکاری اسکول میں نہیں ہو گئے، یہ آٹھ دس سال بھی انہوں نے پوری دینی پابندی اور ایمانی غیرت کے ساتھ گزارے، اس زمانے کے واقعات

وہ بڑے مزے لے لے کر بیان کرتے تھے، آٹھ دس سال کے اس انقطاع کے بعد سب کچھ چھوڑ کر وہ دوبارہ لکھنؤ آئے، حضرت مولانا اس زمانے میں رائے پور تشریف لے گئے تھے، وہ خود بیان کرتے تھے کہ "میں سید حامیں آباد گیا محمد میاں مر جوم سے ملاقات کیا، اپنے شاگردوں کے ساتھ بھی وہ بالکل دوستوں دوست سے سالوں پہلے سے حضرت مولانا دیبا لاجن علی ندوی کا یہ معمول ہو گیا تھا کہ جو کچھ بھی بیان کرتے بلکہ اس میں احترام کی جگہ ضبط تحریر میں لاتا ہوتا اس کا ملام فرمایا کرتے تھے، اس ہوتی کا آغاز ضعف بصارت کی بنا پر ہوا، پھر یہ زندگی بھر کا معنوں ہو گیا، اس کی وجہ سے متعدد حضرات کو سے ہوا، جب وہ اپنے وطن سیوان صوبہ بہار سے صرف سات سال کی عمر میں اپنے سر پرستوں کے ساتھ لکھنؤ خدمت کا موقع ملا، ان میں سے کتنے متاز تملکاروں تو آپ کہہ دیجئے گا کہ میں تو سب کچھ چھوڑ کر آگیا ہوں، میں رائے پور حاضر ہوا، حضرت کے ساتھ مولانا عبدالغفار ندوی تھا، مولانا کے ساتھ مولانا شارلح صاحب ندوی کی شخصیت تھی، کہا درشد حضرت شاہ بدر علی صاحب رائے بریلوی کے نام پر قائم کی تھا، خود مولانا عبدالغفار صاحب بھی اسی مدرسے جا سکتا ہے کہ انہوں نے پوری زندگی حضرت مولانا رحم اللہ کی اس خدمت کے لیے وقف کروئی تھی، میں مدرسے سنبلتے تھے، اس مدرسے میں ابتدائی تعلیم تھمارے لیے تکلیفی آئے گا۔

غایباً بھی زمانہ ہے کہ جب انہوں نے حضرت عالم سید سلیمان ندوی رحم اللہ کی تحریک پرداراً لمعضیں پیرون ملک کے بھی انہوں نے حضرت مولانا کے ساتھ بعض سفر کے، پوری مدت میں ان کا سب سے تماں وصف یہ نظر آتا ہے کہ انہوں نے بھی نمایاں سید صاحب کی تحریک پردار العلوم میں مدرس ہوئے، ہونے کی کوشش نہیں کی، پوری زندگی گناہی میں زمانہ مولانا محمد عمران خاں صاحب کے اہتمام کا تھا، مولانا شارلح صاحب کی ضرورت پڑی تھی، فارغ وقت میں انہوں نے یہ خدمت بھی شروع کر دی، وہ بڑے خوش خط تھے اور بڑی حد تک انکاظ حضرت مولانا ہو کر انہوں نے کئی سال دارالعلوم ندوۃ العلماء میں کی، حضرت سید صاحب سے مولانا کو بہت تعلق تھا، انہیں سے بیعت و ارشاد کا تعلق قائم کیا، ذکر کے شاگردوں میں مولانا سید واسیخ رشید ندوی، جیسے ادیب و مفارجی سید صاحب کے اشعار وہ بڑے درد سے پڑھا کرتے چھٹی بھی لینی پڑتی تھی، بالآخر انہوں نے اپنے آپ میں اور مولانا صریح علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث تھے۔

چند سال انہوں نے دارالعلوم میں پڑھایا پھر

کو حضرت کی خدمت کے لیے یکسو کر لیا اور دارالعلوم مولانا کو گوارہ نہ تھا، مولوی صاحب موصوف بھی پوری مستعدی کے ساتھ حضرت کا ساتھ دیتے۔

مولانا کو ان کے اس کام سے زیادہ مناسبت نہیں تھی وفات کے بعد انہوں نے باصرار حضرت مولانا کے کہنے پر انہوں نے یہ کام ایک مرتبہ حضرت مولانا کے کہنے پر انہوں نے یہ کام بھی تجدید بیعت کی اور ایک موقع پر اسانید حدیث کی صحت کا ہمیشہ اہتمام رہتا اور اس کے لیے مشورہ اولنیں کرا جا سکتی۔

اللہ کی سفارش پر حضرت نے ان کو دوبارہ اجازت ان کی زندگی میں متعدد اتار چڑھاؤ آئے، دینے والوں کی ہدایات بڑی اہمیت سے سنتے اور اس سخت پریشانیوں کا بھی ان کو سامنا کرنا پڑا، لیکن کبھی پُرعَل کرتے، سرمه لگانے کی سنت شاید ان سے کبھی کرتے تھے، خاص طور پر ہر ایک کو نماز کی تلقین کرے گیانہ صبر لبریز نہیں ہوا، حضرت مولانا سے جو

ان کا کیا نہ صبر لبریز نہیں ہوا، حضرت مولانا سے جو نہیں ہوتا کھالیتے، سونے عهد و فا انہوں نے باندھا تھا اس میں کبھی دراز نہیں کرتے، قرآن مجید کا کچھ ورد تھا، تکیے میں حضرت مولانا کی پڑی، حضرت مولانا کو بھی ان پر بڑا اعتماد تھا، اہم بدعات بھی تائب ہوئے، یقیناً ان کے اس کام کا یہ

رخ ان کی ترقی کا ذریعہ ہو گا، پھر کتنے اللہ کے درمیانی ہاں میں جہاں حضرت کی مجلس ہوتی تھی، سے اہم خطوط حضرت مولانا ان ہی سے لکھواتے، بندوں کو اس سے فائدہ ہو چکا، بلاشبہ یہ نافعیت بھی

قرب الہی کا ذریعہ ہے، یہ ان کی بڑی خصوصیت ہے کہ انہوں نے اس کام پر کبھی اجرت نہیں لی، بڑے

بڑے دولت مندوں کے یہاں بھی اس کام کے لیے بڑے دوستوں کے یہاں بھی اس کام کے لیے بڑے دوستوں کے یہاں بھی اس کام کے لیے

حضرت مولانا اہم خطوط کے جوابات ان کی آمد پر جاتے، وہاں عیدین کی نماز کی امامت انہیں کے ذمہ موقوف کر دیتے اور کبھی کبھی فوری طور پر کسی دوسرے

تحا، زندگی بھر انہوں نے اس کو نجایا، حضرت کے آخری ایام میں بھی وہ حضرت کے ساتھی رہے، وہ سے یہ مختصر جواب لکھوادیتے جس میں صراحت ہوتی یادداشت اچھی تھی قرآن مجید کا بڑا حصہ یاد تھا، اس کے علاوہ احادیث کی بھی ایک تعداد ان کے حافظہ میں موجود نہیں ہیں، وطن گئے ہوئے ہیں، ان کے آنے کے بعد جواب تفصیل سے دیا مذاہب سے مجلوں میں نیایا کرتے تھے، لیکن جو

رام نے ایک مرتبہ سوال کیا کہ خطوط کے کچھ بھی تھاوہ زیادہ تراہتی مختن کا نتیجہ تھا، بعد میں جوابات کا اوسط کیا ہوتا تو فرمایا تھیں تھیں کے درمیان انہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی، البتہ حدیث کی

ایک مرتبہ جب حضرت مولانا مرکز دعوت و تبلیغ کسی کتاب کے مطالعہ کا اہتمام اخیر دور میں خاص اترنے کی سعادت بھی حاصل کی، اور سب سے بڑی

بات یہ ہے کہ حضرت کے بعد انہوں نے وہی طرز پچھری روڑ لکھنؤ میں مقیم تھے، حضرت نے پچھن طور پر کرتے تھے، مکملۃ شریف کا انہوں نے مطالعہ عمل رکھا جو حضرت کی زندگی میں تھا، مرتبہ ترستے

چار گھنٹے کام کا معمول تھا جس میں تصنیف و تالیف یا اور اد و وظائف اور معمولات کے بہت پابند تھے، انہوں نے حضرت کی ڈیوڑھی نہیں چھوڑی، اخیر کے خطوط کے جوابات کے علاوہ کوئی دوسرا کام حضرت جس سے جو تعلق رکھا اخیر تک نہیں، دم کر دینے چند ماہ جس میں ضعف بہت بڑھ گی تھا وہ زیادہ تر

وقتی بھی، لیکن کبھی بھی انہوں نے اس کا اظہار نہیں

